

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

آیت ۴۱

مال غنیمت تقسیم کا حکم

وَاَعْلَمُوا اَنْبَا غَنِيْمَتُمْ مِّنْ شَيْءٍ	اور جان لو کہ تم غنیمت میں حاصل کرو جو کوئی چیز
فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ	تو بے شک اللہ کے لیے ہے اُس کا پانچواں حصہ
وَلِلرَّسُولِ	اور رسول کے لیے
وَلِذِي الْقُرْبٰی	اور (رسول کے) رشتہ داروں کے لیے
وَالْيَتٰمٰی	اور یتیموں کے لیے
وَالْمَسْكِیْنِ	اور مسکینوں کے لیے
وَابْنِ السَّبِیْلِ	اور مسافروں کے لیے
اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ	اگر تم ایمان رکھتے ہو اللہ پر
وَمَا اَنْزَلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا	اور اُس پر جو ہم نے نازل کیا ہے اپنے بندے پر
یَوْمَ الْفُرْقَانِ	فیصلے کے دن
یَوْمَ التَّقٰی الْجَعْنِ	جس دن مقابل ہوئے دو لشکر
وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۴۱﴾	اور اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مالِ غنیمت کی تقسیم کی تفصیل بیان فرمائی ہے۔ مالِ غنیمت کا پانچواں حصہ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے لیے مخصوص ہو گا۔ اس حصہ کو اللہ کے رسول ﷺ اپنے قرابت داروں اور اس کے علاوہ یتیموں، محتاجوں اور مسافروں کی امداد کے لیے خرچ کریں گے۔ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد یہ حصہ بیت المال میں جمع ہو گا اور ریاست اسے مستحقین پر خرچ کرے گی۔ باقی چار حصے مجاہدین میں تقسیم کیے جائیں گے۔ جو مجاہد اپنی سواری لائے گا اُسے سواری کا حصہ بھی دیا جائے گا۔ آخر میں تلقین کی گئی کہ اگر تمہیں یقین ہے کہ فتح اللہ تعالیٰ کی نصرت سے حاصل ہوئی ہے تو پھر فتح کے ثمرات یعنی مالِ غنیمت کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کو خوش دلی سے قبول کرو۔

آیت ۴۲

معرکہ بدر نے حجت تمام کر دی

اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدُوِّ الدُّنْيَا	جب تم تھے وادی کے قریبی کنارے پر
وَهُمْ بِالْعُدُوِّ الْقُصْوٰى	اور وہ (مشرکین) تھے وادی کے دور والے کنارے پر
وَلَوْ تَوَاعَدْتُمْ	اور اگر تم (جنگ کے لیے) وقت طے کرتے
لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيعَادِ	تو ضرور اختلاف کرتے وقت مقرر میں
وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا	اور لیکن (جنگ اس لیے ہوئی) تاکہ اللہ پورا کر دے اُس کام کو جو ہو کر رہنا تھا
لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ	تاکہ ہلاک ہو جسے ہلاک ہونا ہے دلیل سے
وَيَحْيٰى مَنْ حَيَّٰ عَنْ بَيِّنَةٍ	اور زندہ رہے جسے زندہ رہنا ہے دلیل سے
وَ اِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيعٌ عَلِيْمٌ ﴿٤٢﴾	اور بے شک اللہ یقیناً خوب سننے والا، خوب جاننے والا

ہے۔

مسلمان جب مدینہ سے نکلے تھے تو تجارتی قافلہ کو روکنے کے لیے نکلے تھے نہ کہ کسی لشکر سے جنگ کے لیے۔ دوسری طرف کفار بھی جنگ کے لیے نہیں بلکہ اپنے قافلہ کو بچانے کے لیے آئے تھے۔ اب اللہ تعالیٰ کا کرنا یہ ہوا کہ وہ قافلہ تو بچ کر نکل گیا لیکن مسلمان اور کافرا باہم ٹکرا گئے۔ گویا اللہ تعالیٰ نے ایسے حالات پیدا فرمادیے کہ جنگ واقع ہو کر رہی۔ پھر اس جنگ میں مسلمانوں کے بے سروسامان لشکر کی کافروں کے کئی گنا بڑے مسلح لشکر پر فتح نے ثابت کر دیا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد مسلمانوں کے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حجت پوری ہو گئی۔ لہذا اب بھی جس نے کفر پر رہنا ہے وہ برباد ہو جان بوجھ کر اور جس نے حق کا ساتھ دینا ہے وہ کامیابی کی راہ پائے پورے شعور کے ساتھ۔

آیات ۴۳ تا ۴۴

اہمیت اسباب کی نہیں، اللہ تعالیٰ کی قدرت کی ہے

اے نبی! جب دکھا رہا تھا آپ کو اللہ وہ کافر آپ کے خواب میں کم کر کے	اِذْ يُرِيكَهُمُ اللَّهُ فِي مَنَايِكَ قَلِيلًا
اور اگر وہ دکھاتا آپ کو انہیں زیادہ	وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيرًا
تو اے مسلمانو! تم ضرور ہمت ہار جاتے	لَفَشَلْتُمْ
اور باہم جھگڑتے (جنگ کے) معاملہ میں	وَلَتَنَازَعُنَّ فِي الْاَمْرِ
اور لیکن اللہ نے بچا لیا	وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ
بے شک وہ خوب جاننے والا ہے سینوں کی بات کو۔	اِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۴۳
اور جب وہ دکھا رہا تھا تمہیں اُن کافروں کو جب تم باہم ملے تمہاری آنکھوں میں کم کر کے	وَ اِذْ يُرِيكُهُمْ اِذْ التَّقِيْتُمْ فِيْ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا

اور وہ کم کر رہا تھا تمہیں اُن کی آنکھوں میں	وَيَقْلِلْكُمْ فِي أَعْيُنِهِمْ
تاکہ پورا کر دے اللہ اُس کام کو جو ہو کر رہنا تھا	لِيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا
اور اللہ ہی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں تمام معاملات۔	وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿۳۳﴾

ان آیات میں آگاہ کیا گیا کہ بدر کے معرکہ کے وقت اللہ تعالیٰ نے دونوں فریقوں کو ایک دوسرے کی تعداد کم دکھائی۔ دونوں پر ایک دوسرے کی مرعوبیت ختم ہو گئی، وہ آمنے سامنے صف آرا ہو گئے اور معرکہ برپا ہو گیا۔ اس کے بعد سورہ آل عمران کی آیت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے کافروں کی نگاہوں میں مسلمانوں کی تعداد کو دگنا کر کے دکھایا۔ اب اُن پر مسلمانوں کا رعب طاری ہوا، وہ ہمت ہار گئے، مسلمانوں کے ہاتھوں اُن کے افراد جہنم واصل ہوئے اور ہی قیدی بنے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ جو کام کرنا چاہتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے۔ اس جنگ کا مقصود تھا اسباب کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی برتری ثابت کرنا۔ مسلمانوں کو قلت و بے سامانی کے باوجود شندار فتح دے کر اللہ تعالیٰ نے یہ مقصود پورا کر دکھایا۔

آیات تا

دوران جنگ مسلمانوں کے لیے ہدایات

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو!	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
جب تم مقابل ہو کسی لشکر کے تو ثابت قدم رہو	إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَأُتْبِتُوا
اور ذکر کرو اللہ کا کثرت سے تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔	وَادْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿۳۵﴾
اور اطاعت کرو اللہ کی اور اُس کے رسول کی	وَاطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ
اور آپس میں نہ جھگڑو	وَلَا تَنَازَعُوا

وَرَنَّهُ تَمَّ كَمِ هَمَّتْ هُوَ جَاؤُكَ	فَتَفَشَلُوا
اور اکھڑ جائے گی تمہاری ہوا	وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ
اور صبر کرو	وَاصْبِرُوا
بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔	إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿۶۶﴾
اور نہ ہو جاؤ اُن کی طرح جو نکلے اپنے گھروں سے اکڑتے ہوئے	وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا
اور دکھاتے ہوئے لوگوں کو	وَرِغَاءَ النَّاسِ
اور وہ روکتے تھے اللہ کی راہ سے	وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ
اور اللہ اُس کا جو وہ کر رہے ہیں احاطہ کرنے والا ہے۔	وَاللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿۶۷﴾

ان آیات میں اہل ایمان کو ہدایت دی گئی کہ جب دشمن سے مد بھیڑ ہو جائے تو مقابلہ پر ڈٹ جاؤ اور اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرتے رہو تاکہ اُس کی مدد شامل حال ہو اور دشمن پر فتح حاصل ہو سکے۔ مزید یہ کہ نظم کی پابندی کرو اور اپنے امراء کی حکم عدولی نہ کرو ورنہ دشمن پر تمہارا رعب ختم ہو جائے گا۔ امراء کے ساتھ نزاع سے بچنے کا گمراہ یہ ہے کہ آدمی خلاف طبع امور پر صبر کرنے اور نظر انداز کرنے کا عادی ہو۔ اپنی رائے پر اتنا اصرار نہ ہو کہ اگر اُسے قبول نہ کیا جائے تو لڑنا شروع کر دے۔ اسی صفت کا دوسرا نام صبر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد اُن ہی کو حاصل ہوتی ہے جو دشمن کے مقابلہ میں اور نظم کی پابندی کے حوالے سے ثابت قدمی دکھائیں اور صبر کا مظاہرہ کریں۔ اس کے برعکس جو لوگ اپنی قوت اور اسباب پر ناز کرتے ہیں اور لوگوں کے سامنے بڑائی کا اظہار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ذلت و رسوائی کا شکار ہو کر عبرت کا نمونہ بن جاتے ہیں۔ معرکہ بدر میں مشرکین کے لشکر کے ساتھ ایسا ہی ہوا۔

آیت

شیطان کی دھوکا دہی

وَإِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ	اور جب خوش نما کر دیے اُن کے لیے شیطان نے اُن کے اعمال
وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمْ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ	اور کہا کوئی غالب آنے والا نہیں تم پر آج لوگوں میں سے
وَإِنِّي جَارٌ لَّكُمْ	اور بے شک میں حمایتی ہوں تمہارا
فَلَمَّا تَرَ آتِ الْفَيْثِ تَنَزَّلِينَ	پھر جب دیکھا ایک دوسرے کو دونوں جماعتوں نے
نَكَصَ عَلَى عَقَبَيْهِ	وہ بھاگ گیا اُلٹے پاؤں
وَقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِّنْكُمْ	اور کہا بے شک میں بری الذمہ ہوں تم سے
إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ	بے شک میں دیکھ رہا ہوں وہ کچھ جو تم نہیں دیکھ رہے
إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ	بے شک میں تو ڈرتا ہوں اللہ سے
وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝	اور اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

اس آیت میں اُس دھوکے کا ذکر ہے جو شیطان نے قریش کے لشکر کو دیا۔ ابن کثیر نے اس کی تفصیل یوں بیان کی ہے کہ شیطان بنو کنانہ کے رئیس سراقہ بن مالک کی شکل میں قریش کے لشکر میں شامل ہو گیا۔ انہیں جھوٹی تسلی دی کہ آج تمہاری فتح یقینی ہے اور میں بھی تمہارے ساتھ ہوں۔ جب میدانِ کارزار گرم ہوا تو اُس نے مسلمانوں کی مدد کے لیے فرشتے اترتے دیکھ لیے اور یہ اندازہ کر لیا کہ اب مشرکین کی شکست یقینی ہے۔ اب وہ اُلٹے قدموں بھاگنے لگا اور کفار سے کہہ دیا کہ میرا تم سے کوئی تعلق نہیں۔

میں مسلمانوں کی مدد کے لیے ایسی قوتوں کو دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے۔ میں اُس اللہ سے ڈرتا ہوں جس کا عذاب بڑا شدید ہے۔

آیت

یہ غرور نہیں، اللہ تعالیٰ پر توکل ہے

اِذْ يَقُولُ الْمُنْفِقُونَ	جب کہہ رہے تھے منافق
وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ	اور وہ لوگ کہ جن کے دلوں میں (شک کی) بیماری تھی
غَرَ هُمْ هَؤُلَاءِ دِينُهُمْ	مغرور کر دیا ہے انہیں ان کے دین نے
وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ	اور جو بھروسہ کرتا ہے اللہ پر
فَإِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿۳۹﴾	تو بے شک اللہ زبردست ہے، کمالِ حکمت والا۔

اس آیت میں منافقین اور کمزور ایمان والے مسلمانوں کی ایک غلط فہمی کو دور کیا گیا ہے۔ ان لوگوں نے جب سنا کہ نہتے مسلمان انتہائی دلیری و شجاعت کے ساتھ ایک ہزار مسلح کفار کے ساتھ ٹکرائے ہیں تو تبصرہ کیا کہ مسلمان اپنے دین کی حقانیت کے خیال پر مغرور ہیں۔ اسی لیے تو اس طرح اپنے آپ کو موت کے منہ میں ڈال دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ یہ غرور نہیں، توکل ہے۔ جو شخص بھی اسباب پر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی زبردست قدرت پر بھروسہ اور یقین رکھتا ہے تو وہ حق کے معاملہ میں ایسا ہی بے جگر اور دلیر ہو جاتا ہے۔

آیات تا

افیت ناک موت

اور کاش تم دیکھو جب جان نکالتے ہیں اُن لوگوں کی جنہوں نے کفر کیا ہے فرشتے	وَلَوْ تَرَىٰ اِذِ يَتَوَفَّى الَّذِينَ كَفَرُوا الْمَلَائِكَةُ
وہ مارتے ہیں اُن کے چہروں پر اور اُن کی پیٹھوں پر	يَضْرِبُونَ وُجُوْهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ
اور (کہتے ہیں) چکھو جلنے کا عذاب۔	وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ﴿٥٠﴾
یہ بدلہ ہے اُس کا جو آگے بھیجا ہے تمہارے ہاتھوں نے	ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمْتْ اَيْدِيْكُمْ
اور بے شک اللہ نہیں ہے کچھ بھی ظلم کرنے والا بندوں پر۔	وَ اِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلّٰمٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿٥١﴾
جیسے روش تھی فرعونوں کی	كَذٰبِ اِلٰ فِرْعَوْنَ
اور اُن لوگوں کی جو ان سے پہلے تھے	وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
اُنہوں نے انکار کیا اللہ کی آیات کا	كَفَرُوْا بِآيٰتِ اللّٰهِ
تو پکڑ لیا انہیں اللہ نے اُن کے گناہوں کی وجہ سے	فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ
بے شک اللہ نہایت طاقت ور، سخت سزا دینے والا ہے۔	اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٥٢﴾

ان آیات میں کافروں کی اذیت ناک موت کا منظر بیان کیا گیا ہے۔ جب فرشتے کافروں کی جان نکالتے ہیں تو اُن کے منہ اور پیٹھوں پر ضربیں لگاتے ہیں اور ڈانٹتے ہوئے کہتے ہیں کہ بھون دینے والے عذاب کا مزہ چکھو۔ یہ بدلہ ہے تمہارے جرائم کا اور اللہ تعالیٰ بلا وجہ کسی کو عذاب نہیں دیتا۔ تم آلِ فرعون اور سابقہ مجرم قوموں کی روش پر چلتے رہے۔ انہیں بھی کفر اور جرائم کی پاداش میں ایسی ہی عبرتناک اور سخت سزا دی گئی تھی۔

آیات تا

اللہ تعالیٰ کب نعمتوں سے محروم کرتا ہے؟

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعَمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ	یہ اس لیے کہ بے شک اللہ کبھی نہیں بدلنے والا کسی نعمت کو، اُس نے عطا کیا ہو جسے کسی قوم کو
حَتّٰى يُّغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ	یہاں تک کہ وہ بدل ڈالیں اپنے آپ کو
وَ اَنَّ اللّٰهَ سَبِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۲﴾	اور بے شک اللہ خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔
كَذٰبِ اِلٰ فِرْعَوْنَ	جیسے روش تھی فرعونوں کی
وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ	اور اُن کی جو اُن سے پہلے تھے
كَذَّبُوْا بِآيٰتِ رَبِّهِمْ	اُنہوں نے جھٹلایا اپنے رب کی آیات کو
فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ	تو ہم نے ہلاک کر دیا اُنہیں اُن کے گناہوں کی وجہ سے
وَ اَعْرَفْنٰآ اِلٰ فِرْعَوْنَ	اور ہم نے غرق کر دیا فرعونوں کو
وَ كُلٌّ كَانَ ظٰلِمِيْنَ ﴿۵۳﴾	اور وہ سب تھے ظالم۔

یہ آیات اللہ تعالیٰ کے انعام و اکرام کے قائم اور باقی رہنے کا ایک ضابطہ بیان کر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں تو اُس کے رب العالمین اور رحمان و رحیم ہونے کے نتیجہ میں خود بخود عطا کی جاتی ہیں۔ البتہ جس قوم کو اللہ تعالیٰ کوئی نعمت دیتا ہے، اُس سے اُس وقت تک واپس نہیں لیتا جب تک کہ وہ اپنے حالات اور اعمال کو خراب کر کے اللہ تعالیٰ کے عذاب کو دعوت نہ دے۔ ماضی میں جب آل فرعون اور دیگر مجرم قوموں نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناقدری کی اور سرکشی کی انتہا کر دی تو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں نعمتوں سے محروم

کر کے ہلاک کر دیا تھا۔ اسی طرح مشرکین مکہ نے نبی اکرم ﷺ، قرآن کریم، دین اسلام اور کئی دیگر روحانی و مادی نعمتوں کی ناقدری کرتے ہوئے سنگین جرائم کیے۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے انہیں بدر میں بدترین شکست سے دوچار کر کے نشانِ عبرت بنا دیا۔ بلاشبہ یہ سب بڑے ہی بے انصاف لوگ تھے۔

آیات تا یہود کی عہد شکنی

بے شک سب جان داروں میں سے بدتر اللہ کے نزدیک وہ لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا سو وہ ایمان نہیں لارہے۔	إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الَّذِينَ كَفَرُوا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۵۵﴾
وہ لوگ کہ اے نبی! آپ نے معاہدہ کیا تھا جن سے پھر وہ توڑ دیتے ہیں اپنا عہد ہر بار	الَّذِينَ عٰهَدْتَ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُونَ عٰهَدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ ﴿۵۶﴾
اور وہ نہیں ڈرتے (اللہ سے)۔	فَاَمَّا تَتَّقَنَّهٗمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مِّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَدْكُرُونَ ﴿۵۷﴾
پس اگر آپ پائیں انہیں جنگ میں تو تتر بتر کر دیں ان (پرکاری ضرب) کے ساتھ انہیں بھی جو ان کے پیچھے ہیں تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔	

ان آیات میں اُن عہد شکنیوں کا ذکر ہے جو یہود مدینہ بار بار کرتے رہے۔ نبی اکرم ﷺ نے مدینہ آتے ہی یہود کے تمام قبائل سے میثاقِ مدینہ کے عنوان سے ایک معاہدہ کیا تھا۔ اس معاہدہ کی رو سے تمام فریقوں پر مدینہ میں ہنگامہ آرائی اور ایک دوسرے

کے خلاف منفی سرگرمیاں ممنوع تھیں۔ یہودیوں نے اپنی موروثی عادت کے مطابق بارہا اس معاہدہ کی خلاف ورزی کی۔ وہ اوس و خرج کے درمیان دورِ جاہلیت کی عداوت دوبارہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ منافقین کے ساتھ مل کر خفیہ سازشوں میں مصروف رہے۔ غزوہ بدر میں مسلمانوں کی شاندار فتح نے اُن کی جلن اور حسد میں اور اضافہ کر دیا۔ اب اُن کی منفی سرگرمیاں اور بڑھ گئیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں عہد شکنی کرنے والوں کو بدترین مخلوق قرار دیا اور کہا کہ اگر کوئی گروہ عہد کی خلاف ورزی کرتے ہوئے تمہارے خلاف میدانِ جنگ میں آجائے تو اُسے ایسی عبرت ناک سزا دو کہ پیچھے بیٹھے ہوئے عہد شکنی کرنے والے سرداروں کے ہوش ٹھکانے آجائیں۔

آیت

عہد یافتہ فریق کے خلاف کاروائی نہ کی جائے

اور اے نبی! اگر آپ اندیشہ محسوس کریں کسی قوم سے خیانت کا	وَأَمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً
تو پھینک دیں اُن کی طرف (اُن کا عہد) مساوی طور پر	فَأَنْذِرْ لَهُمْ عَلَى سَوَاءٍ
بے شک اللہ پسند نہیں کرتا خیانت کرنے والوں کو۔	إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ ۝۱۰

اس آیت میں مسلمانوں کو ہدایت دی گئی کہ اگر تم نے کسی فریق سے عہد کر رکھا ہے تو اُس کا پاس کرو۔ اگر اُس فریق کی طرف سے عہد شکنی ہو تو پھر بر ملا عہد کو توڑنے کا اعلان کرو اور اس کے بعد ہی اُس کے خلاف عہد شکنی کی وجہ سے کوئی کاروائی کی جاسکتی ہے۔ یہ جائز نہیں ہے کہ اگر کسی شخص یا گروہ یا ملک سے ہمارا معاہدہ ہو، ہمیں اُس سے شکایت ہو کہ وہ عہد کی پابندی نہیں کر رہا ہے، یا خدشہ ہو کہ وہ موقع پاتے ہی ہمارے ساتھ غداری کر بیٹھے گا، تو ہم اپنی جگہ خود فیصلہ کر لیں کہ ہمارے اور اُس کے درمیان معاہدہ نہیں رہا۔ پھر اُس کے ساتھ وہ طرزِ عمل اختیار کریں جو معاہدہ نہ ہونے کے صورت ہی میں کیا جاسکتا ہو۔ اس کے برعکس ہمیں اس

بات کا پابند کیا گیا ہے کہ جب ایسی صورت پیش آئے تو ہم کوئی مخالفانہ کاروائی شروع کرنے سے پہلے فریقِ ثانی کو صاف صاف بتا دیں کہ ہمارے اور تمہارے درمیان اب معاہدہ باقی نہیں رہا تا کہ وہ کسی غلط فہمی میں نہ رہے۔

آیات تا

جنگ کے لیے بھرپور تیاری کرنے کا حکم

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَبَقُوا إِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُونَ ﴿٥٩﴾	اور ہر گز نہ خیال کریں وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا کہ وہ بچ کر نکل گئے
وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ	اور اے مسلمانو! تیاری کرو تم اُن (سے لڑنے) کے لیے جتنی تم سے ہو سکے قوت سے اور پلے ہوئے گھوڑوں سے
تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَالْآخِرِينَ مِنْ دُونِهِمْ	ڈراتے رہو تم اس سے اللہ کے دشمن کو اور اپنے دشمن کو
لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ	اور کچھ دوسروں کو اُن کے علاوہ تم نہیں جانتے انہیں اللہ جانتا ہے انہیں
وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُوفَّ إِلَيْكُمْ	اور جو تم خرچ کرو گے کوئی چیز اللہ کی راہ میں پوری پوری لوٹا دی جائے گی تمہاری طرف

وَأَنْتُمْ لَا تَظْلُمُونَ ﴿٦٠﴾

اور تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

ان آیات میں کفار کو خبردار کیا گیا کہ اگر وہ بدر کے میدان سے جان بچا کر نکل بھاگے ہیں تو کہیں یہ نہ سمجھیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے محفوظ ہو گئے ہیں۔ یہ تو اللہ تعالیٰ نے انہیں مہلت دی ہے کہ شاید کافرانہ اور باغیانہ روش سے باز آجائیں۔ اگر مہلت سے فائدہ نہ اٹھایا تو ان کا برا انجام ہو گا۔ مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ وہ کفار سے مقابلہ کے لیے ہر ممکن جنگی قوت اور اسباب فراہم کریں۔ بھرپور جنگی تیاری کے ذریعہ اپنے اور اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو دہشت زدہ کریں۔ اس مقصد کے لیے وہ جو بھی مال خرچ کریں گے، اُس کا انہیں بہترین بدلہ عطا کیا جائے گا۔

آیات تا

دشمن کی طرف سے صلح کی پیشکش قبول کر لی جائے

وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلَامِ	اے نبی! اور اگر کفار مائل ہوں صلح کی طرف
فَاجْنَحْ لَهَا	تو آپ بھی مائل ہو جائیے اُس کی طرف
وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ	اور بھروسہ کیجیے اللہ پر
إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٦١﴾	بے شک وہی خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔
وَأِنْ يُرِيدُوا أَنْ يَخْدَعُوكَ	اور اگر وہ ارادہ کریں کہ دھوکا دیں آپ کو
فَإِنَّ حَسْبَكَ اللَّهُ	تو بے شک کافی ہے آپ کے لیے اللہ
هُوَ الَّذِي آيَدَكَ بِزُحْرِهِ وَيَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿٦٢﴾	وہی ہے جس نے قوت دی آپ کو اپنی مدد سے اور مومنوں سے۔

یہ آیات رہ نمائی دے رہی ہیں کہ اگر دشمن صلح کی پیشکش کرے تو اُسے قبول کر لیا جائے تاکہ پُر امن فضا میں اُس تک دعوتِ دین پہنچانے کا فرض ادا کیا جاسکے۔ اس فضا میں شاید دشمن قوم کے افراد بھی ٹھنڈے دل سے اسلام کی دعوت پر غور کریں اور اس دعوت کو قبول کرنے پر آمادہ ہو جائیں۔ گویا اسلام کی ترجیح لوگوں سے جنگ کرنا یا انہیں ہلاک کرنا نہیں بلکہ اُن کو ہدایت کی راہ پر لانا ہے۔ البتہ اگر دشمن صلح کے ذریعہ مسلمانوں کو دھوکا دینے کا ارادہ رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ اُس کی نیت اور ارادوں سے واقف ہے۔ وہ دشمن کے ناپاک عزائم کو ناکام فرمادے گا۔ اس کے لیے اُس نے مسلمانوں کو بھی حکم دیا ہے کہ صلح ہو یا جنگ، وہ جنگی صلاحیت کی فراہمی سے کبھی غافل نہ ہوں۔

آیات تا

ساتھیوں کے درمیان الفت، اللہ کے فضل ہی سے ممکن ہے

وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ	اور اللہ نے الفت پیدا کر دی اُن (صحابہؓ) کے دلوں میں
لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا	اے نبی! اگر آپ خرچ کرتے وہ جو زمین میں ہے سب کاسب
مَا أَلَّفَتْ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ	آپ الفت پیدا نہیں کر سکتے تھے اُن کے دلوں میں
وَلَكِنَّ اللَّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ	اور لیکن اللہ نے الفت پیدا کر دی اُن کے درمیان
إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٦٣﴾	بے شک وہ زبردست ہے، کمالِ حکمت والا۔
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ	اے نبی! کافی ہے آپ کے لیے اللہ
وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٦٤﴾	اور اُن کے لیے جو پیروی کریں آپ کی مومنوں میں سے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو آگاہ فرمایا کہ اُس نے آپ ﷺ کو نصرت کے لیے ایسے ساتھی عطا کیے ہیں جو باہم محبت و اخوت کے جذبات سے سرشار ہیں۔ ان ساتھیوں کے درمیان محبت و الفت کا یہ بندھن اللہ تعالیٰ ہی نے باندھا ہے۔ زمین کے تمام خزانے لٹا کر بھی ساتھیوں کے دلوں میں محبت کا رشتہ قائم نہیں کیا جاسکتا۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت اور نصرت و تائید کا کرشمہ ہے کہ اُس نے باطل کی سرکوبی کے لیے مسلمانوں کو اس طرح متحد و متفق بنا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی یہ مدد آئندہ بھی نبی اکرم ﷺ اور اُن کے جاں نثار ساتھیوں کے شامل حال رہے گی۔ یہ حقیقت ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کی مدد ہی کامیابیوں کے حصول کے لیے فیصلہ کن عامل ہے۔

آیات تا

قوتِ ایمان، قلیل مومنوں کو کثیر کافروں پر غالب کر دیتی ہے

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ	اے نبی! شوق دلائیے مومنوں کو جنگ کا
إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ	اگر ہوں تم سے بیس صبر کرنے والے
يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ	وہ غالب آئیں گے دو سو پر
وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ	اور اگر ہوں تم میں سے ایک سو
يَغْلِبُوا أَلْفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا	وہ غالب آئیں گے ایک ہزار پر اُن لوگوں میں سے جنہوں نے کفر کیا
بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ۝۱۵	اس لیے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو سمجھتے نہیں ہیں۔
أَلَنْ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ	اب ہلکا کر دیا ہے اللہ نے تم سے بوجھ
وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا	اور وہ جانتا ہے کہ تم میں کم زوری ہے

فَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ صَابِرَةٌ	پس اگر ہوں تم میں سے ایک سو صبر کرنے والے
يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ	وہ غالب آئیں گے دو سو پر
وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَلْفٌ	اور اگر ہوں تم میں سے ایک ہزار
يَغْلِبُوا أَلْفَيْنِ بِإِذْنِ اللَّهِ	وہ غالب آئیں دو ہزار پر اللہ کے حکم سے
وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿٦١﴾	اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

نبی اکرم ﷺ کو ان آیات میں تلقین کی گئی کہ اہل ایمان میں شوقِ جہاد و قتال ابھارتے رہیں۔ قوتِ ایمان اور صبر و استقامت کی وجہ سے بیس مسلمان دو سو کافروں پر اور ایک سو مسلمان ایک ہزار کافروں پر بھاری ہوں گے۔ البتہ کچھ عرصہ بعد مسلمان تعداد کے اعتبار سے کثیر ہو گئے لیکن اب اوسطاً قوتِ ایمان میں کمزوری پیدا ہو گئی۔ لہذا اب آیت ۶۱ نازل ہوئی جس میں فرمایا گیا کہ اس صورتِ حال میں ایک سو مسلمان دو سو کافروں پر بھاری ہوں گے اور ایک ہزار مسلمان دو ہزار کافروں پر غالب ہوں گے۔ البتہ اللہ تعالیٰ کا یہ خوش کن وعدہ ان مسلمانوں سے ہے جو شوقِ شہادت سے سرشار ہو کر دشمن کے مقابلے میں ڈٹ جائیں اور پامردی کا مظاہرہ کریں۔

آیات تا

کافروں کو قیدی بنانے پر اظہارِ ناراضی

مَا كَانَ لِنَبِيِّ أَنْ يُكُونَ لَهُ أَسْرَى	نہیں ہے مناسب کسی نبی کے لیے کہ ہوں اُس کے پاس قیدی
حَتَّى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ	یہاں تک کہ وہ خون ریزی نہ کر لے زمین میں (حق کے دشمنوں کی)

تَمَّ جَاهِتِي هُوَ دُنْيَاكَ سَامَانِ	تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا
اور اللہ چاہتا ہے آخرت	وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ
اور اللہ زبردست ہے، کمالِ حکمت والا۔	وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ٦٤
اگر نہ ہوتا حکم اللہ کی طرف سے جو پہلے سے طے ہو چکا	لَوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللَّهِ سَبَقَ
یقیناً پہنچتا تمہیں اُس کے بدلے میں جو تم نے لیا ہے	لَسَّكُمُ فِيهَا آخِذٌ لِّكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ٦٥
بہت بڑا عذاب۔	
سو کھاؤ اُس میں سے جو تم نے غنیمت حاصل کی ہے	فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ
اس حال میں کہ وہ ہے حلال پاکیزہ	حَلَالًا طَيِّبًا
اور بچو اللہ کی نافرمانی سے	وَاتَّقُوا اللَّهَ
بے شک اللہ بہت بخشنے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔	إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ٦٦

ان آیات میں بدر کے معرکہ میں ستر کافروں کو قیدی بنانے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اظہارِ ناراضی کیا گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے باہمی مشاورت کے بعد گرفتار شدہ کافروں کو فدیہ لے کر رہا کرنے کا فیصلہ فرمایا۔ آپ ﷺ نے یہ فیصلہ سورہ محمد ﷺ کی آیت میں وارد شدہ حکم کی روشنی میں کیا۔ اس آیت میں اجازت دی گئی ہے کہ کافر قیدیوں کو فدیہ لے کر رہا کیا جاسکتا ہے۔ البتہ یہ اجازت اُس وقت کے لیے دی گئی تھی جب کافروں کے خلاف جنگ فیصلہ کن فتح تک پہنچ جائے۔ اس وقت تو کفر کی کمر توڑنے کی ضرورت تھی اور مناسب یہی تھا کہ ان قیدیوں کو قتل کر دیا جاتا۔ بہر حال چوں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو سمجھنے میں خطا ہوئی لہذا اللہ تعالیٰ نے معافی کا اعلان فرمایا اور قیدیوں سے لیے گئے فدیہ کے استعمال کی اجازت مرحمت فرمائی۔

آیات تا

قیدیوں سے اظہارِ شفقت

اے نبی! فرمائیے اُن سے جو تمہارے قبضہ میں ہیں قیدی	يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَن فِي أَيْدِيكُمْ مِنَ الْأَسْرَى
اگر جانتا ہے اللہ تمہارے دلوں میں کوئی بھلائی	إِنَّ يَعْلَمَ اللَّهُ فِي قُلُوبِكُمْ خَيْرًا
وہ عطا فرمائے گا تمہیں بہتر اُس سے جو (فدیہ) لیا گیا ہے تم سے	يُؤْتِيَكُمْ خَيْرًا مِّمَّا أَخَذَ مِنْكُمْ
اور بخش دے گا تمہیں	وَيَغْفِرْ لَكُمْ
اور اللہ بہت بخشنے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔	وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝۶
اور اگر وہ چاہتے ہیں خیانت کرنا آپ سے	وَإِنْ يَرِيدُوا خِيَانَتَكَ
تو یقیناً وہ خیانت کر چکے ہیں اللہ سے اس سے پہلے	فَقَدْ خَانُوا اللَّهَ مِنْ قَبْلُ
پھر اللہ نے پکڑوا دیا تھا انہیں	فَأَمَكَانَ مِنْهُمْ
اور اللہ سب کچھ جاننے والا، کمالِ حکمت والا ہے۔	وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝۷

اللہ تعالیٰ ان آیات میں بدر کے قیدیوں سے اظہارِ شفقت فرما رہا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے توسط سے انہیں پیغام دیا گیا کہ اگر واقعی اُن کے باطن میں خیر اور اخلاص ہے تو جو فدیہ اُن سے لیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ اُس سے بہتر انہیں عطا فرمادے گا اور اُن کے گناہوں کو معاف فرمادے گا۔ البتہ اگر انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے فدیہ لے کر رہا کر دینے کے احسان کو فراموش کر دیا اور مسلمانوں کے خلاف دوبارہ میدانِ جنگ میں آگئے تو پھر وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بدترین سزا کے مستحق ہوں گے۔

آیات تا

دوستی کا معیار رشتہ ایمان کو بناؤ

بے شک جو لوگ ایمان لائے	إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا
اور ہجرت کی	وَهَاجَرُوا
اور جہاد کیا اپنے مال اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں	وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
اور وہ کہ جنہوں نے ٹھکانا دیا اور مدد کی (مہاجرین کی)	وَالَّذِينَ آوَوْا وَانصَرَوْا
یہی لوگ ایک دوسرے کے دوست ہیں	أُولَئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ
اور جو لوگ ایمان لائے	وَالَّذِينَ آمَنُوا
اور انہوں نے ہجرت نہیں کی	وَلَمْ يَهَاجَرُوا
نہیں ہے تمہارے لیے اُن سے دوستی کا کچھ بھی تعلق	مَا لَكُمْ مِّنْ وَلَا يَتِيهِمْ مِّنْ شَيْءٍ
یہاں تک کہ وہ ہجرت کریں	حَتَّىٰ يَهَاجَرُوا
اور اگر وہ مدد طلب کریں تم سے دین کے معاملہ میں	وَإِنْ اسْتَنْصَرُوكُمْ فِي الدِّينِ
تو لازم ہے تم پر مدد کرنا	فَعَلَيْكُمْ النَّصْرُ
سوائے ایسی قوم کے خلاف کہ تمہارے درمیان اور اُس کے درمیان کوئی عہد ہو	إِلَّا عَلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيثَاقٌ
اور اللہ اُسے جو تم کر رہے ہو خوب دیکھنے والا ہے۔	وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٤٦﴾
اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا وہ ایک دوسرے کے	وَالَّذِينَ كَفَرُوا بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ

دوست ہیں	
اگر تم نے نہ کیا ایسا	إِلَّا تَفْعَلُوهُ
تو ہوگا فتنہ زمین میں	تَكُنْ فِتْنَةً فِي الْأَرْضِ
اور بہت بڑا فساد۔	وَفَسَادٌ كَبِيرٌ ﴿۶۰﴾

ان آیات میں واضح کیا گیا کہ اہل ایمان کی دوستی اور دلی محبت صرف اُن اہل ایمان سے ہونی چاہیے جو دین کی خاطر مال و جان کی قربانیاں دینے والے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں ایک کافر کا دوست کوئی کافر ہی ہو سکتا ہے۔ اگر دوستی کا یہ معیار اختیار نہ کیا گیا تو معاشرے سے فتنہ و فساد کبھی ختم نہ ہوگا۔ اگر اہل حق کی ہمدردیاں کسی نسلی، لسانی، کاروباری یا کسی اور تعلق کی وجہ سے کفار کے ساتھ ہوں گی تو وہ مقابلہ کے وقت کفار کے خلاف بھرپور وار نہ کر سکیں گے اور اُن اہل باطل کی کمر نہ توڑ سکیں گے۔ بقول جگر مراد آبادی۔

میں زخم بھی کھاتا جاتا ہوں 'قاتل سے بھی کھاتا جاتا ہوں

توہین ہے دست و بازو کی 'وہ وار کہ جو بھرپور نہیں

ان آیات میں اہل ایمان کو یہ ہدایت بھی دی گئی کہ ایسے مسلمانوں سے دوستی نہ رکھیں جو ہجرت کر کے مدینہ آنے کو تیار نہ ہوں۔ ہاں اگر اُن کی قوم انہیں ہجرت سے روک رہی ہے تو پھر اُس قوم کے خلاف اُن کی مدد کریں۔ البتہ اگر اُن کی قوم کے ساتھ کوئی معاہدہ ہے تو پھر اُس معاہدہ کا احترام کریں۔

آیات تا

سچے مومن کون ہیں؟

وَالَّذِينَ آمَنُوا	اور جو لوگ ایمان لائے
وَهَاجَرُوا	اور ہجرت کی
وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ	اور جہاد کیا اللہ کی راہ میں
وَالَّذِينَ أَوْوُوا وَانصَرُوا	اور وہ کہ جنہوں نے ٹھکانا دیا اور مدد کی (مہاجرین کی)
أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا	یہی لوگ سچے مومن ہیں
لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿۷۰﴾	انہی کے لیے بخشش ہے اور عزت والی روزی۔
وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْ بَعْدِ	اور وہ لوگ جو ایمان لائے بعد میں
وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا مَعَكُمْ	اور ہجرت کی اور جہاد کیا تمہارے ساتھ مل کر
فَأُولَٰئِكَ مِنْكُمْ	تو وہ بھی تمہی میں سے ہیں
وَأُولُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ	اور رشتہ دار ایک دوسرے (کی میراث) کے زیادہ حق دار ہیں اللہ کی شریعت میں
إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿۷۱﴾	بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا ہے۔

یہ آیات آگاہ کر رہی ہیں کہ حقیقی مومن وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت و جہاد کے ذریعہ جان و مال کی قربانیاں دیں اور دین کی خاطر قربانی دینے والوں کی ہر طرح سے مدد کریں۔ ایسے لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بخشش اور عزت والے اجر کی بشارت ہے۔ البتہ دنیا میں احکام شریعت کی رو سے قرابت دار اہل ایمان کو اولیت حاصل ہے۔ مثلاً وراثت کے حق دار وہی اہل ایمان ہوں گے جو

قربت دار ہیں اور دیگر اہل ایمان ساتھیوں کو وراثت میں سے حصہ نہیں ملے گا خواہ وہ دین کے لیے قربانیاں دینے کے اعتبار سے کتنے ہی آگے ہوں۔

سورة التوبة

کفار اور منافقین کو رسوا کرنے والی سورة

- اس سورہ مبارکہ کا اسلوب انتہائی جلالی ہے۔ تفسیر قرطبی میں حضرت علیؓ کا یہ قول نقل ہوا ہے کہ یہ سورہ ہاتھ میں نگی تلوار لے کر نازل ہوئی ہے لہذا اس سورہ کے آغاز میں اللہ کی رحمت کے اظہار کا کلمہ یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نہیں پڑھا جاتا۔

- سورہ توبہ کا نزول چار مراحل میں ہوا :

- i. رکوع ۱۴، سن ہجری میں حج کے موقع پر نازل ہوئے۔
- ii. رکوع اور سن ہجری میں فتح مکہ سے قبل نازل ہوئے۔
- iii. رکوع تا غزوہ تبوک کے لیے روانگی سے قبل اور دوران سفر نازل ہوئے۔
- iv. رکوع تا غزوہ تبوک سے مدینہ واپسی کے بعد نازل ہوئے۔

- آیات کا تجزیہ :

سن ہجری میں مشرکین عرب کے لیے فیصلہ کن اعلان	آیات تا
سن ہجری میں مکہ پر حملہ کے لیے مسلمانوں کی ذہن سازی	آیات تا
سن ہجری میں مشرکین عرب اور اہل کتاب کے لیے رسوا کن احکام	آیات تا
غزوہ تبوک کے حالات و واقعات پر بھرپور تبصرہ اور منافقین کے لیے رسوا کن احکام	آیات تا

آیات ۲۱ تا ۲۲

مشرکین عرب کے لیے اعلانِ بیزاری

برَاءَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ	اعلانِ بیزاری ہے اللہ اور اُس کے رسول کی طرف سے
إِلَى الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ۝۱	اُن کے لیے جن سے تم نے عہد کر رکھا تھا مشرکوں میں سے۔
فَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ	اے مشرک! پس چل پھر لو زمین میں چار مہینے
وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ	اور جان لو کہ بے شک تم بے بس کرنے والے نہیں ہو اللہ کو
وَأَنَّ اللَّهَ مُخْزِي الْكَافِرِينَ ۝۲	اور یقیناً اللہ رسوا کرنے والا ہے کافروں کو۔
وَإِذْ أُنذِرَ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ	اور اعلانِ عام ہے اللہ اور اُس کے رسول کی طرف سے
إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ	لوگوں کے لیے بڑے حج کے دن
أَنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ	بے شک اللہ بیزار ہے مشرکوں سے اور اُس کا رسول بھی
فَإِنْ تَبُتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ	پس اگر تم توبہ کر لو تو وہ بہتر ہے تمہارے لیے
وَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ	اور اگر تم نے رخ پھیر لیا
فَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ	تو جان لو کہ بے شک تم بے بس کرنے والے نہیں ہو اللہ کو

اور اے نبی! خوش خبری سنا دیں اُن لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا در دناک عذاب کی۔	وَبَشِّرِ الَّذِينَ كَفَرُوا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ①
---	--

ان آیات میں مشرکین عرب کے لیے اُس بیزاری کا بیان ہے جس کا اعلان اُن کے سامنے سن ۹ ہجری میں حج کے موقع پر کیا گیا۔ انہیں بتا دیا گیا کہ اُن تک نبی اکرم ﷺ نے دین اسلام کا پیغام پہنچانے کا حق ادا کر دیا ہے اور حجت تمام کر دی ہے۔ اب وہ چار مہینہ کی مدت کے اندر اندر کفر و شرک سے توبہ کر لیں اور اسلام قبول کر لیں، اسی میں اُن کی دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔ اگر اسلام قبول نہیں کرتے تو پھر اس مدت میں اسلامی ریاست کی حدود سے نکل جائیں۔ اگر انہوں نے ایسا نہیں کیا تو مدت گزرنے کے بعد اسلامی ریاست کی سر زمین پر اُن کے ناپاک وجود کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ یہ چار مہینے کی مدت اُن مشرکین کے لیے مقرر کی گئی تھی جن سے مسلمانوں کا کوئی معاہدہ نہیں تھا یا معاہدہ تھا لیکن معاہدہ کے لیے کوئی مدت طے نہ تھی۔

آیات تا

مشرکین عرب کے لیے فیصلہ کن اعلان

إِلَّا الَّذِينَ عٰهَدْتُمْ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ	سوائے اُن کے جن سے تم نے عہد کیا مشرکوں میں سے
ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوكُمْ شَيْئًا	پھر انہوں نے کئی نہیں کی عہد میں تمہارے ساتھ کچھ بھی
وَلَمْ يُظَاهِرُوا عَلَيْكُمْ أَحَدًا	اور نہ مدد کی تمہارے خلاف کسی کی
فَاتِمُوا إِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ إِلَىٰ مُدَّتِهِمْ	تو پورا کرو اُن کے ساتھ اُن کا عہد اُن کی مدت تک
إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ①	بے شک اللہ پسند فرماتا ہے پرہیزگاروں کو۔
فَإِذَا اسْلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ	پھر جب گزر جائیں حرمت والے مہینے

فَاَقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ	تو قتل کرو مشرکین کو جہاں بھی تم پاؤ انہیں
وَخُذُوهُمْ	اور پکڑو انہیں
وَاحْصِرُوهُمْ	اور گھیرے میں لو انہیں
وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصِدٍ	اور بیٹھو اُن کی تاک میں ہر گھات کی جگہ
فَاِنْ تَابُوا	پھر اگر وہ توبہ کر لیں
وَاقَامُوا الصَّلَاةَ	اور قائم کریں نماز
وَآتُوا الزَّكَاةَ	اور ادا کریں زکوٰۃ
فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ	تو چھوڑ دو اُن کا راستہ
اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۶	بے شک اللہ بہت بخشنے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

۱۵
۶

یہ آیات مشرکین عرب کے لیے آخری فیصلہ کا اعلان کر رہی ہیں۔ ارشاد ہوا کہ جن مشرکین سے ایک طے شدہ مدت کے لیے معاہدہ تھا اور انہوں نے کبھی بھی معاہدہ کی خلاف ورزی نہیں کی، انہیں معاہدہ کی طے شدہ مدت تک مہلت دی جائے۔ اصول پسندی اور تقویٰ کا یہی تقاضا ہے۔ البتہ جن مشرکین سے معاہدہ تھا اور انہوں نے معاہدہ کی خلاف ورزی کی، اُن کے لیے حرمت والے مہینوں تک کی مہلت ہے یعنی حج کے بعد ذی الحجہ کے بقیہ دن اور محرم کا مہینہ۔ مہلت کی مدت ختم ہونے کے بعد جو مشرکین اسلامی ریاست کی حدود میں پائے جائیں انہیں قتل کر دیا جائے۔ ہاں اگر کوئی مشرک توبہ کر کے ایمان لے آئے، نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے تو اُس کی جان کی حفاظت کی جائے۔

آیت ۶

پناہ طلب کرنے والے مشرک کو پناہ دو

وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ	اور اے نبی! اگر کوئی مشرکوں میں سے پناہ مانگے آپ سے
فَاَجِرْهُ حَتّٰی يَسْمَعَ كَلِمَ اللّٰهِ	تو پناہ دیں اُسے یہاں تک کہ وہ سن لے اللہ کا کلام
ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَامَنْهُ	پھر پہنچا دیں اُسے اُس کی امن کی جگہ
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦﴾	اس لیے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو نہیں جانتے۔

یہ آیت ہدایت دے رہی ہے کہ اگر مشرکین عرب میں سے کوئی شخص اسلامی ریاست میں رہنے یا نہ رہنے کا فیصلہ کرنے سے قبل قرآن حکیم کی تعلیمات جاننے کی خواہش کرے تو اُسے یہ تعلیمات سنائی جائیں۔ پھر اُسے اُس کے محفوظ مقام تک پہنچا دیا جائے۔ اب وہ آزاد ہوگا، چاہے تو اسلام قبول کرے اور اسلامی ریاست کا شہری بن جائے اور یا اپنی جان بچانے کے لیے اسلامی ریاست کی حدود سے باہر نکل جائے۔

آیات تا

حق و باطل میں صلح نہیں ہو سکتی

كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهِ	کیسے ہو سکتا ہے مشرکوں کے لیے کوئی عہد اللہ اور اُس کے رسول کے نزدیک؟
اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	سوائے اُن کے جن سے تم نے عہد کیا تھا مسجد حرام کے پاس
فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ	سو جب تک وہ سیدھے رہیں تمہارے لیے
فَاسْتَقِيْمُوا لَهُمْ	تو تم بھی سیدھے رہو اُن کے لیے

بے شک اللہ پسند فرماتا ہے پرہیزگاروں کو۔	إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ۝
کیسے (اُن سے عہد ہو سکتا ہے؟) حالاں کہ اگر وہ غالب آجائیں تم پر	كَيْفَ وَإِنْ يَظْهَرُ عَلَيْكُمْ
وہ لحاظ نہیں کریں گے تمہارے بارے میں کسی رشتہ داری کا اور نہ کسی عہد کا	لَا يَرْقُبُوا فِيكُمْ إِلَّا وَلَا ذِمَّةً
وہ راضی کرتے ہیں تمہیں اپنے مومنوں سے	يَرْضُونَكُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ
اور انکار کر رہے ہیں اُن کے دل	وَتَأْبَىٰ قُلُوبُهُمْ
اور اُن میں سے اکثر نافرمان ہیں۔	وَ أَكْثَرُهُمْ فَاسِقُونَ ۝

ان آیات میں اُن مغالطہ آمیز دلائل کی اصلاح کی گئی ہے جو چند لوگ اہل مکہ کے ساتھ جنگ نہ کرنے والے کے حق میں پیش کر رہے تھے۔ وہ دلائل یہ تھے کہ صلح جنگ سے بہتر ہے۔ مشرکین مکہ نے صلح حدیبیہ توڑی ہے لیکن ہمیں چاہیے کہ ہم پھر سے اس صلح کی تجدید کر لیں۔ پھر اُن سے ہمارے خونی رشتے بھی تو ہیں۔ ہمیں صلہ رحمی اور قرابت داری کا خیال کرنا چاہیے۔ ان آیات میں واضح کیا گیا کہ اصولاً حق و باطل میں سمجھوتا ہو ہی نہیں سکتا۔

باطل دوئی پسند ہے حق لاشریک ہے

شرکت میانہ حق و باطل نہ کر قبول

جب تک برائی کو ہاتھ سے روکنے کی قوت نہ تھی، مشرکین سے صلح تھی۔ اب جب کہ انہوں نے خود ہی صلح کو توڑ دیا ہے تو باوجود برائی کو ہاتھ سے روکنے کی قوت فراہم ہونے کے کیسے اُن سے صلح کر لی جائے؟ مسلمان تو اُن سے قرابت داری کا لحاظ رکھنے کا مشورہ دے رہے ہیں جب کہ انہیں اگر موقع ملے تو وہ ہر گز نہ کسی صلح کو خاطر میں لائیں گے اور نہ کسی قرابت داری کا پاس کریں گے۔ منہ سے چکنی چڑی باتیں کر کے مسلمانوں کو راضی رکھنا چاہتے ہیں لیکن ان فاسقوں کے دل مسلمانوں کے خلاف نفرت سے بھرے ہوئے ہیں۔

آیات تا مشرکین مکہ کے جرائم

اُنہوں نے سودا کیا اللہ کی آیات کا تھوڑی سی قیمت میں	اِشْتَرَوْا بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا
پھر روکا اُس کی راہ سے	فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيلِهِ
بے شک یہ لوگ برا ہے جو کچھ کرتے رہے ہیں۔	اِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُوْنَ ۙ
وہ لحاظ نہیں کرتے کسی مومن کے بارے میں کسی رشتہ داری کا اور نہ کسی عہد کا	لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَّلَا ذِمَّةً
اور یہی لوگ حد سے گزرنے والے ہیں۔	وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ۙ
پس اگر وہ توبہ کر لیں	فَاِنْ تَابُوْا
اور قائم کریں نماز	وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ
اور ادا کریں زکوٰۃ	وَ اَتَوْا الزَّكٰوةَ
تو تمہارے بھائی ہیں دین میں	فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّیْنِ
اور ہم واضح کرتے ہیں آیات اُن کے لیے جو جاننا چاہیں۔	وَ نَقِصُّ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۙ

یہ آیات مسلمانوں کو آگاہ کر رہی ہیں کہ وہ مشرکین کے بارے میں کوئی نرم گوشہ اپنے دلوں میں نہ رکھیں۔ انہوں نے دنیا کی وقتی چودھراہٹ اور مفاد کو اللہ تعالیٰ کی آیات پر ترجیح دی۔ نہ صرف خود حق قبول کرنے سے باز رہے بلکہ دوسروں کو بھی اللہ تعالیٰ

کی راہ سے بدظن کرتے رہے۔ مسلمانوں پر ظلم و ستم کرتے ہوئے تمام حدود سے تجاوز کر گئے، نہ اُن سے قرابت کا کبھی پاس کیا اور نہ ہی کسی عہد کی پابندی کی۔ اس سب کے باوجود اگر وہ اپنے جرائم پر نادم ہو کر توبہ کریں، اسلام قبول کریں اور نماز و زکوٰۃ کی ادائیگی کا اہتمام کریں تو اللہ تعالیٰ اُنہیں معاف فرمادے گا۔ وہ اسلامی برادری کا حصہ بن جائیں گے اور تمام حقوق میں دیگر مسلمانوں کے برابر ہو جائیں گے۔

آیات تا

جنگ کرو باز نہ آنے والے مشرکوں سے

اور اگر وہ (مشرکین) توڑ دیں اپنی قسمیں اپنے عہد کے بعد	وَإِنْ نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ
اور عیب نکالیں تمہارے دین میں	وَطَعَنُوا فِي دِينِكُمْ
تو جنگ کرو کفر کے سرداروں سے	فَقَاتِلُوا أِبْطَةَ الْكُفْرِ
بے شک یہ لوگ ہیں کہ نہیں ہیں کوئی قسمیں ان کی	إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ
تاکہ وہ باز آجائیں (اپنے جرائم سے)۔	لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُونَ ۝۱۲
کیا تم نہیں لڑو گے اُن لوگوں سے جنہوں نے توڑ دیں اپنی قسمیں	أَلَا تُقَاتِلُونَ قَوْمًا نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ
اور اُنہوں نے منصوبہ بنایا رسول کو (مکہ سے) نکالنے کا	وَهُمْ أُولَا بِحَرَجِ الرَّسُولِ
اور اُنہوں نے ہی ابتدا کی تھی تمہارے ساتھ پہلی مرتبہ (زیادتی کی)؟	وَهُمْ بَدَءُوكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ

اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ	کیا تم ڈرتے ہو اُن سے؟
فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ	پس اللہ زیادہ حق رکھتا ہے کہ تم ڈرو اُس سے
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۱۳	اگر تم مومن ہو۔
قَاتِلُوهُمْ	جنگ کرو اُن سے
يَعَذِّبُهُمُ اللّٰهُ بِاَيِّدِيْكُمْ	عذاب دے گا انہیں اللہ تمہارے ہاتھوں سے
وَيُخْزِيْهِمْ	اور رسوا کرے گا انہیں
وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ	اور مدد کرے گا تمہاری اُن کے مقابلے میں
وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۱۴	اور ٹھنڈا کرے گا مومنوں کے سینوں کو۔
وَيُدْهِبُ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ	اور دور کر دے گا غصہ اُن کے دلوں کا
وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلٰی مَنْ يَّشَاءُ	اور نظر کرم فرمائے گا اللہ جس پر چاہے گا
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۱۵	اور اللہ سب کچھ جاننے والا، کمالِ حکمت والا ہے۔

ان آیات میں مسلمانوں کو مشرکین مکہ کے خلاف جنگ کرنے کا واشگاف الفاظ میں حکم دیا جا رہا ہے۔ آگاہ کیا گیا کہ وہ درحقیقت پورے عرب میں کفر کے سردار ہیں۔ انہوں نے دینِ حق کی بے بنیاد مخالفت کر کے لوگوں کو حق قبول کرنے سے روکا، مکہ میں مسلمانوں پر تشدد و زیادتی میں پہل ہی نہیں کی بلکہ اُن پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے، نبی اکرم ﷺ کو مکہ سے جلا وطن کرنے کے ناپاک منصوبے بنائے اور حدیبیہ کے مقام پر صلح کرنے کے بعد اُسے توڑ دیا۔ لہذا ان مجرموں اور کفر کے سرغنوں سے لڑو۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی قدرت سے تمہارے ہاتھوں سزا دے گا جس سے اُن مظلوموں کی دادرسی ہوگی جن پر وہ مکہ میں ظلم و ستم کرتے رہے ہیں۔ البتہ مشرکین میں سے اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا توبہ کرنے اور اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔

آیت

جنت کسے عطا کی جائے گی؟

۱۱	اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوا	کیا تم نے سمجھ لیا ہے کہ تم چھوڑ دیے جاؤ گے؟
۱۲	وَلَمَّْا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَهِدُوْا مِنْكُمْ	حالانکہ ابھی ظاہر نہیں کیا اللہ نے اُن لوگوں کو جنہوں نے جہاد کیا تم میں سے
۱۳	وَلَمْ يَتَّخِذْ مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهِ الْوُفُوْدَ لِيُجَازِيَ	اور اُنہوں نے نہیں بنایا سوائے اللہ کے اور اُس کے رسول کے اور مومنوں کے کسی کو ہم راز
۱۴	وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۱۴	اور اللہ خوب باخبر ہے اُس سے جو تم کر رہے ہو۔

اس آیت میں واضح کیا گیا کہ جہنم سے خلاصی اور جنت کا حصول اُن ہی لوگوں کے لیے ممکن ہوگا جن کی استقامت اور خلوص کو اللہ تعالیٰ آزما کر اور ٹھوک بجا کر دیکھ لے گا۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کا حق ادا کر دیں گے اور اللہ، اُس کے رسول ﷺ اور مخلص اہل ایمان کے سوا کسی اور کو عزیز نہ رکھیں گے وہی جنت کی دائمی اور خوش گوار لذتوں سے سرفراز ہوں گے۔ گویا مشرکین مکہ تمہارے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں، اگر توبہ نہیں کرتے تو اُن سے تمہارا کوئی دلی تعلق نہیں ہونا چاہیے۔ اُن کے خلاف جہاد کر کے ثابت کرو کہ تمہارے نزدیک اہمیت خونی رشتوں کی نہیں بلکہ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ پر ایمان کی ہے۔

آیات تا

محدود مذہبی تصور کی زور دار نفی

نہیں ہے حق مشرکین کو کہ وہ آباد کریں اللہ کی مسجدوں کو	مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَنْ يَعْمُرُوا مَسْجِدَ اللَّهِ
وہ گواہی دینے والے ہیں اپنے اوپر کفر کی	شُهَدَاءٍ عَلَى أَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ
یہ وہی لوگ ہیں کہ ضائع ہو گئے اُن کے اعمال	أُولَئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ
اور آگ میں وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں۔	وَفِي النَّارِ هُمْ خَالِدُونَ ﴿۱۷﴾
بے شک وہی آباد کرتا ہے اللہ کی مسجدوں کو	إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسْجِدَ اللَّهِ
جو ایمان رکھتا ہے اللہ اور آخرت کے دن پر	مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
اور جس نے قائم کی نماز	وَأَقَامَ الصَّلَاةَ
اور ادا کی زکوٰۃ	وَاتَى الزَّكَاةَ
اور جو نہیں ڈرا مگر اللہ سے	وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللَّهَ
پس امید ہے کہ یہ لوگ ہوں گے ہدایت پانے والوں میں سے۔	فَعَسَىٰ أُولَئِكَ أَنْ يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ ﴿۱۸﴾
کیا کر دیا ہے تم نے حاجیوں کو پانی پلانا	أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ
اور مسجد حرام کو آباد کرنا	وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
برابر اُس کے جو ایمان لایا اللہ اور آخرت کے دن پر	كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
اور جس نے جہاد کیا اللہ کی راہ میں؟	وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

وہ برابر نہیں ہوں گے اللہ کے نزدیک	لَا يَسْتَوْنَ عِنْدَ اللَّهِ
اور اللہ ہدایت نہیں دیتا ظالم لوگوں کو۔	وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ⑨

ان آیات میں اہل مکہ سے جنگ نہ کرنے کے حوالے سے ایک اور گم راہ کن سوچ کی زوردار نفی کی گئی ہے۔ گم راہ کن سوچ یہ تھی کہ قریش مکہ نے مسجد حرام کو آباد کر رکھا ہے اور وہ حاجیوں کی خدمت کرتے ہیں۔ ان کے خلاف جنگ کرنا مناسب نہیں۔ اس سوچ کی نفی ان الفاظ میں کی گئی کہ مشرکین اس قابل ہی نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے گھر کو آباد کریں۔ اللہ تعالیٰ کے گھروں کو آباد کرنے والے درحقیقت وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اس کی توحید کے ساتھ ایمان رکھتے ہیں، آخرت پر یقین رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔ پھر حاجیوں کی خدمت اور مسجد حرام کو آباد کرنا کیا ایمان لانے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کے مساوی عمل ہے؟ ہر گز نہیں!!!

آیات تا

اللہ تعالیٰ کے نزدیک عظیم اور کامیاب لوگ کون ہیں؟

جو لوگ ایمان لائے	الَّذِينَ آمَنُوا
اور انہوں نے ہجرت کی	وَهَاجَرُوا
اور جہاد کیا اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جانوں سے	وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ
وہ زیادہ عظیم ہیں درجے میں اللہ کے نزدیک	أَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ
اور وہی لوگ ہیں کامیاب ہونے والے۔	وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ⑩
خوش خبری دیتا ہے انہیں ان کا رب اپنی طرف سے رحمت اور رضامندی کی	يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَرِضْوَانٍ

اور اُن کے لیے ایسے باغ کی جن میں دائمی نعمت ہوگی۔	وَجَدْتُمْ لَهُمْ فِيهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ۝۲۱
وہ رہنے والے ہیں اُن میں ہمیشہ ہمیشہ	خُلْدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا
بے شک اللہ ہی کے پاس شان دار بدلہ ہے۔	اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَكَ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝۲۲

یہ آیات آگاہ کر رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عظمتوں کے حامل اور کامیاب لوگ وہ ہیں جو ایمان لائے، انہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کی اور مال و جان سے جہاد کیا۔ اُن کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت، رضامندی اور دائمی نعمتوں والی ابدی جنت کی بشارت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت تو ایمان کی وجہ سے عطا ہوگی کیوں کہ آخرت میں یہ نعمت صرف اُسی کو ملے گی جو ایمان لایا ہو۔ اللہ تعالیٰ کی رضامندی جہاد فی سبیل اللہ کا انعام ہوگی کیوں کہ اعمال میں سب سے افضل اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان اور مال کی قربانی پیش کرنا ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے بڑی نعمت اُس کی رضامندی ہے۔ ہجرت کے بدلہ میں انہیں جنت میں ہمیشہ ہمیش کا قیام نصیب ہوگا۔ انہوں نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنا گھر اور وطن چھوڑا تو اب اللہ تعالیٰ انہیں ایسا بہتر گھر دے گا جس کی نعمتیں اعلیٰ اور نہ ختم ہونے والی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اعمال اور انعامات کی یہ سعادتیں عطا فرمائے۔ آمین!

آیت

دوستی کی بنیاد صرف اور صرف ایمان پر رکھو

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو!	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
مت بناؤ اپنے باپ دادا اور بھائیوں کو دلی دوست	لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ
اگر وہ پسند کریں کفر کو ایمان پر	إِنْ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ
اور جو دوست بنائے گا انہیں تم میں سے	وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ

فَاُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿٣٢﴾

تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں۔

اس آیت میں ایسے لوگوں کے لیے نصیحت ہے جو مشرکین مکہ کے ساتھ رشتہ داریوں کی بنیاد پر ان سے جنگ نہ کرنے کا مشورہ دے رہے تھے۔ انہیں تلقین کی گئی کہ اب تمہاری دوستی اور دشمنی کی بنیاد خونی، نسلی، لسانی یا علاقائی تعلقات نہیں بلکہ ایمان ہے۔ اگر تمہارے باپ دادا اور بھائی ایمان کے مقابلہ میں کفر کو ترجیح دیں تو انہیں ہر گز عزیز نہ رکھو۔ مشرکین مکہ مومنوں کے ساتھ مسلسل ظلم کر رہے ہیں۔ ان کے لیے نرم گوشہ رکھنا گویا انہیں ظلم سے روکنے کی بجائے ان کے ظلم کو تحفظ دینا ہے۔ لہذا ایسے ظالموں سے دلی دوستی اور محبت رکھنے والے بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک ظالم ہیں۔

آیت

دنیوی محبتوں کو دینی محبتوں پر ترجیح دینے والے فاسق ہیں

قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ	اے نبی! فرمائیے اگر ہیں تمہارے باپ دادا
وَأَبْنَاؤُكُمْ	اور تمہارے بیٹے
وَأِخْوَانُكُمْ	اور تمہارے بھائی
وَأَزْوَاجُكُمْ	اور تمہاری بیویاں
وَعَشِيرَتُكُمْ	اور تمہارے دیگر رشتہ دار
وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا	اور وہ اموال تم نے خود کمایا ہے جنہیں
وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا	اور وہ کاروبار کہ تم ڈرتے ہو جس کے نقصان سے
وَمَسْكِنٌ تَرْضَوْنَهَا	اور وہ گھر تم پسند کرتے ہو جنہیں

اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ	زیادہ محبوب تمہیں اللہ سے
وَرَسُوْلِهٖ	اور اُس کے رسول سے
وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ	اور جہاد کرنے سے اُس کی راہ میں
فَتَرَبَّصُوْا	تو تم انتظار کرو
حَتّٰى يَّاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ	یہاں تک کہ لے آئے اللہ اپنا حکم
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝۴۳	اور اللہ ہدایت نہیں دیتا نافرمان لوگوں کو۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے آٹھ دنیوی محبتیں بیان کیں اور تین دینی محبتیں۔ اس کے بعد دعوت دی کہ اپنے باطن میں ایک ترازو نصب کرو۔ ایک پلڑے میں دنیا کی آٹھ محبتیں یعنی والدین، بیٹوں، بھائیوں، بیویوں، رشتہ داروں، مال، کاروبار اور گھر کی محبت رکھو اور دوسرے پلڑے میں دین کی تین محبتیں یعنی اللہ تعالیٰ، اُس کے رسول ﷺ اور اُس کی راہ میں جہاد کی محبت رکھو۔ اب دیکھو کہ اگر دنیوی محبتوں والا پلڑا وزنی ہے اور دینی محبتوں والا پلڑا ہلکا ہے تو پھر جاؤ اور موت کا انتظار کرو۔ انسان کی ترجیح تو دنیا ہو لیکن ضمیر کی تسلی کے لیے جزوی نیکی کر کے سمجھے کہ شاید اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا۔ ہر گز نہیں!۔ دنیوی محبتوں کو دینی محبتوں پر ترجیح دینے والے درحقیقت فاسق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

آیات تا

فیصلہ کن شے اسباب نہیں اللہ تعالیٰ کی مدد ہے

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ	یقیناً مدد کر چکا ہے اللہ تمہاری بہت سے جنگی میدانوں میں
وَيَوْمَ حُنَيْنٍ	اور حنین کے روز بھی

اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ	جب خوش فہمی میں ڈال دیا تھا تمہیں تمہاری کثرت نے
فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا	پس کام نہ آئی وہ کثرت تمہارے کچھ بھی
وَضَاقَتْ عَلَيْكُمْ الْاَرْضُ بِمَا رَحَبَتْ	اور تنگ ہو گئی تم پر زمین باوجود اس کے کہ وہ کشادہ تھی
ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُدْبِرِينَ ﴿٥٥﴾	پھر تم پھرے پیٹھ دکھانے والے ہو کر۔
ثُمَّ اَنْزَلَ اللهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰی رَسُوْلِهٖ	پھر نازل فرمائی اللہ نے اپنی طرف سے تسکین اپنے رسول پر
وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ	اور مومنوں پر
وَاَنْزَلَ جُنُودًا لَّمْ تَرَوْهَا	اور اُس نے نازل کیے وہ لشکر کہ تم نہ دیکھ سکے جنہیں
وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	اور اُس نے سزا دی اُن لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا
وَذٰلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِيْنَ ﴿٥٦﴾	اور یہی کافروں کا بدلہ ہے۔
ثُمَّ يَتُوبُ اللهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰی مَنْ يَّشَآءُ	پھر نظر کرم فرمائے گا اللہ اس کے بعد جس پر چاہے گا
وَاللهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٥٧﴾	اور اللہ بہت بخشنے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

ان آیات میں غزوہ حنین کا ذکر ہے جو فتح مکہ کے بعد طائف کے قبائل کے ساتھ ہوا۔ اس غزوہ میں مسلمانوں کی تعداد بارہ ہزار تھی۔ کچھ لوگوں کو اپنی کثرت تعداد پر ناز ہو گیا تھا اور وہ فتح کو یقینی سمجھنے لگے تھے۔ ایسے میں دشمن کی طرف سے تیروں کی ایسی بوچھاڑ ہوئی کہ بارہ ہزار کا لشکر منتشر ہو گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد آئی، فرشتوں کا نزول ہوا، کافروں کو اللہ تعالیٰ

نے ہزیمیت سے دوچار کیا اور اہل ایمان کو فتح و کامرانی سے نوازا۔ حقیقت یہی ہے کہ فیصلہ کن شے اسباب نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی مدد ہے۔ غزوہ حنین میں فتح حاصل کرنے کے بعد نبی اکرم ﷺ نے شکست خوردہ دشمنوں کے ساتھ ایسا حسن سلوک کیا کہ اُن میں سے بیشتر افراد مسلمان ہو گئے۔

آیت

مشرکین کے مسجدِ حرام میں داخلہ پر پابندی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا	اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو!
إِنَّمَا الْمَسْجِدُ كُونِ نَجَسٍ	بلاشبہ مشرکین تو ہیں ہی ناپاک
فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا	سو وہ قریب نہ آئیں مسجدِ حرام کے اپنے اس سال کے بعد
وَأِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً	اور اگر تم ڈرتے ہو تنگ دستی سے
فَسَوْفَ يُغْنِيكُمْ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ إِنْ شَاءَ	تو جلد ہی غنی کر دے گا تمہیں اللہ اپنے فضل سے اگر اُس نے چاہا
إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٣٨﴾	بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا، کمالِ حکمت والا ہے۔

اس آیت میں مشرکین کو اُن کے خبیث عقائد کی وجہ سے ناپاک قرار دے کر اُن پر پابندی لگادی گئی کہ وہ ہجری کے حج کے بعد اب مسجدِ حرام میں داخل نہیں ہو سکیں گے۔ مفسرین نے مسجدِ حرام سے مراد صرف مسجد نہیں بلکہ پوری حدودِ حرمِ لی ہیں۔ حدودِ حرم میں شامل علاقہ جہاں ایک مقدس مقام تھا وہیں ایک بڑا تجارتی مرکز بھی تھا۔ یہ تجارت زیادہ تر مشرکین کے ہاتھ میں تھی۔ لہذا مکہ اور اس کے آس پاس بسنے والے نو مسلموں کو خدشہ لاحق ہوا کہ اب ضروریات کیسے پوری ہوں گی؟ نیز

ذرائع روزگار بھی متاثر ہونے کا اندیشہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان مسلمانوں کو تسلی دی کہ وہ عن قریب انہیں غنی کر دے گا اور پھر وہ اپنی معیشت کے لیے مشرکین کے محتاج نہیں رہیں گے۔

آیت

اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کی حیثیت

جنگ کرو ان سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور نہ ہی آخرت کے دن پر	قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ
اور حرام نہیں سمجھتے اُسے جسے حرام کیا ہے اللہ اور اُس کے رسول نے	وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ
اور قبول نہیں کرتے ہیں سچے دین کو	وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ
اُن لوگوں میں سے جنہیں دی گئی ہے کتاب	مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ
یہاں تک کہ وہ دیں جزیہ ہاتھ سے	حَتَّىٰ يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ
اس حال میں کہ وہ ذلیل ہوں۔	وَهُمْ صَٰغِرُونَ ﴿٢٩﴾

بج

اس آیت میں اسلامی ریاست میں اہل کتاب کی حیثیت کا تعین کر دیا گیا۔ ابتداءً یہ حکم اہل کتاب کے لیے تھا لیکن بعد ازاں اس کا اطلاق دور نبوی ﷺ کے مشرکین عرب کے سوا تمام غیر مسلموں کے لیے کر دیا گیا۔ فرمایا کہ غیر مسلموں سے اُس وقت تک جنگ جاری رہے گی جب تک وہ ریاست میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور اپنے لیے ثانوی درجہ کی شہریت قبول نہ کر لیں۔ انہیں جزیہ دینا پڑے گا تاکہ ریاست اُن کے جان و مال، املاک اور عبادت گاہوں کی حفاظت کی ذمہ داری ادا کر سکے۔ اس آیت میں ایک اہم نکتہ یہ بھی بیان ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حلال و حرام ٹھہرانے کا اختیار رسول ﷺ کو بھی دیا ہے۔ آپ ﷺ کے

طے کردہ حلال و حرام کی تفصیل احادیثِ مبارکہ سے حاصل ہوگی۔ گویا احادیثِ مبارکہ بھی دین میں ایک حجت رکھتی ہیں اور اُن کے بغیر دین پر عمل ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں انکارِ حدیث کے فتنہ سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات تا

یہودیوں اور عیسائیوں کا شرک

وَقَالَتِ الْيَهُودُ عِزِّيْرُ ابْنُ اللَّهِ	اور کہا یہودیوں نے عزیر اللہ کے بیٹے ہیں
وَقَالَتِ النَّصْرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللَّهِ	اور کہا نصرانیوں نے مسیح اللہ کے بیٹے ہیں
ذَلِكَ قَوْلُهُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ	یہ اُن کا کہنا ہے اپنے مومنوں سے
يُضَاهَوْنَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ	یہ نقل کر رہے ہیں اُن لوگوں کے قول کی جنہوں نے کفر کیا ان سے پہلے
قَتَلَهُمُ اللَّهُ اَنَّى يُؤْفَكُونَ ﴿٣٠﴾	ہلاک کرے انہیں اللہ کہاں سے بہکائے جارہے ہیں۔
اَتَّخَذُوا اَحْبَارَهُمْ وَرُهَبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ	انہوں نے بنا لیا ہے اپنے علما اور اپنے راہبوں کو رب اللہ کے سوا
وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ	اور مسیح ابن مریم کو بھی
وَمَا اُمْرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوْا اِلٰهًا وَّاحِدًا	حالاں کہ انہیں حکم نہیں دیا گیا تھا مگر یہ کہ عبادت کریں ایک معبود کی
لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	نہیں ہے کوئی معبود سوائے اُس کے
سُبْحٰنَهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٣١﴾	پاک ہے وہ اُن سے جنہیں وہ شریک بناتے ہیں۔

وہ چاہتے ہیں کہ بجا دیں اللہ کے نور کو اپنے مونہوں (کی پھونکوں) سے	يُرِيدُونَ اَنْ يُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ
اور نہیں قبول کرے گا اللہ مگر یہ کہ پورا کرے اپنا نور	وَيَاْبٰى اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يُتِمَّ نُوْرُهٗ
اور اگرچہ ناپسند کریں کافر۔	وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ﴿٣٦﴾

ان آیات میں بیان کیا گیا کہ یہودیوں نے حضرت عزیرؑ کو اللہ کا بیٹا قرار دے کر شرک کیا اور عیسائیوں نے یہی ظلم حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ کیا۔ یہ دونوں گروہ اُن گمراہ قوموں کی راہ پر چل پڑے جنہوں نے ماضی میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اولاد منسوب کرنے کا سنگین جرم کیا۔ عیسائیوں نے مزید ظلم یہ کیا کہ حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ اپنے علماء اور صوفیاء کو بھی رب بنا لیا۔ جس شے کو وہ حلال قرار دیتے اُسے حلال سمجھتے اور جس شے کو وہ حرام قرار دیتے اُسے حرام سمجھتے، حالاں کہ حلال و حرام قرار دینے کا اختیار اللہ تعالیٰ کا ہے یا اللہ کے رسولوںؑ کا۔ حضرت عیسیٰؑ نے یہودیوں اور عیسائیوں دونوں کو تلقین کی تھی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی بندگی نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہی معبودِ واحد ہے اور وہ اس کمزوری سے پاک ہے کہ کوئی اُس کے ساتھ شریک ہو۔

آیت میں آگاہ کیا گیا کہ اہل کتاب اپنی سازشوں کے ذریعہ دین اسلام کی ترقی اور غلبہ کو روکنا چاہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اس نورِ عدل و رحمت کو غالب کر کے رہے گا خواہ کافروں کو کتنا ہی ناگوار ہو۔

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

آیت

نبی اکرم ﷺ کی بعثت کا مقصد غلبہ دین تھا

وہی ہے اللہ جس نے بھیجا اپنے رسول کو	هُوَ الَّذِي اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ
--------------------------------------	----------------------------------

بِالْهُدَى	کامل ہدایت کے ساتھ
وَدِينِ الْحَقِّ	اور برحق دین کے ساتھ
لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ	تاکہ وہ غالب کر دیں اُسے تمام دینوں پر
وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ﴿٣٦﴾	اور اگرچہ ناپسند کریں مشرکین۔

اس آیت میں واضح کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو کامل ہدایت یعنی قرآن حکیم اور دین حق یعنی اسلام کا عادلانہ نظام دے کر بھیجا تاکہ آپ ﷺ اس نظام کو کل نظام زندگی پر غالب کر دیں۔ آپ ﷺ یہ مقصد حاصل کر کے رہیں گے خواہ شرک کرنے والوں کو کتنا ہی ناپسند ہو۔ ایک واضح مقصد کا شعور انسان کو حیوان سے جدا کرتا ہے۔ حیوانوں کا اپنا کوئی مقصد زندگی نہیں ہوتا بلکہ انسان انہیں اپنے مقاصد کے لیے استعمال کرتا ہے۔ انسان کہلانے کا حق دار وہی ہے جس کا حیوانی تقاضوں سے اوپر کوئی پاکیزہ مقصد زندگی ہو۔ اعلیٰ ترین مقصد وہ ہے جو مقصد تھا نبی اکرم ﷺ کا یعنی دنیا سے ظلم و استحقاق کا خاتمہ اور عادلانہ نظام کا قیام۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اسی مقصد کو اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین !

میری زندگی کا مقصد تیرے دیں کی سرفرازی
میں اسی لیے مسلمان ' میں اسی لیے نمازی

آیات تا

علماء اور صوفیہ کی اکثریت لوگوں کا مال ناحق کھاتی ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا	اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو !
إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ	بے شک بہت سے علماء اور صوفیہ
لَيَكُونَنَّ أَمْوَالُ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ	یقیناً کھا جاتے ہیں لوگوں کے مال ناحق

وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ	اور وہ روکتے ہیں اللہ کی راہ سے
وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ	اور جو لوگ جمع کر کے رکھتے ہیں سونا اور چاندی
وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ	اور خرچ نہیں کرتے اُسے اللہ کی راہ میں
فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٣٣﴾	تو اے نبی! خوش خبری سنا دیجیے انہیں دردناک عذاب کی۔
يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ	جس دن تپایا جائے گا اُس سونے چاندی کو جہنم کی آگ میں
فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ	پھر داغی جائیں گی اس سے اُن کی پیشانیاں
وَجُنُوبُهُمْ	اور اُن کے پہلو
وَطُهُورُهُمْ	اور اُن کی پشتیں
هَذَا مَا كُنْتُمْ لَا نَفْسَكُمْ	(کہا جائے گا) یہ ہے جو تم نے جمع کر رکھا تھا اپنے لیے
فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ ﴿٣٤﴾	تو چکھو (مزہ اُس کا) جو تم جمع کیا کرتے تھے۔

ان آیات میں آگاہ کیا گیا کہ یہودیوں اور عیسائیوں کے اکثر علماء اور صوفیہ دنیا دار ہوتے ہیں۔ وہ حق کو چھپا کر یا حق میں تحریف کر کے یالوگوں کو اُن کے من پسند فتوے دے کر اُن سے قیمت وصول کرتے ہیں۔ پھر یہ دنیا دار مذہبی پیشوا لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں تاکہ اُن کا مکروہ کردار بے نقاب نہ ہو۔ یہ لوگ دین کے خادمین کا لبادہ اوڑھ کر سونا اور چاندی نذرانے کے طور پر وصول کرتے ہیں اور اُس کے ڈھیر لگاتے ہیں۔ روزِ قیامت اس جمع شدہ سونے اور چاندی کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا اور اس سے اُن کی پیشانیاں، پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی۔ کہا جائے گا چکھو اُس خزانے کا مزہ جو تم نے اپنے لیے جمع کیا تھا۔ بد قسمتی سے

مسلمانوں میں بھی ایسے دنیا دار علماء اور صوفیہ ہیں جنہوں نے دین کو کمائی ہی نہیں عیاشی کا ذریعہ بنایا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے شر سے بچائے اور دین کے سچے خادموں سے فیض حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیت

سال میں مہینے اللہ تعالیٰ کے طے کردہ ہیں

بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہے اللہ کی تقویم میں	إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ
جس روز سے اُس نے پیدا فرمایا آسمانوں اور زمین کو	يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ
ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں	مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ
یہی سیدھا دین ہے	ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ
تو ظلم نہ کرو ان میں اپنی جانوں پر	فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ أَنْفُسَكُمْ
اور لڑو مشرکوں سے ہر حال میں	وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً
جیسے وہ لڑتے ہیں تم سے ہر حال میں	كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً
اور جان لو کہ بے شک اللہ پر ہیزگاروں کے ساتھ ہے۔	وَاَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴿٣٦﴾

۱۱

اس آیت میں آگاہ کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے کائنات کی تخلیق کے ساتھ ہی طے کر دیا تھا کہ سال کی تقویم ماہ پر مشتمل ہوگی۔ ان میں سے چار مہینے (رجب، ذی القعدہ، ذی الحجہ اور محرم) حرمت والے ہوں گے جن میں جنگ کرنا حرام ہوگا۔ البتہ اجازت دی گئی کہ اگر دشمن ان مہینوں میں مسلمانوں پر حملہ کر دے تو پھر اس کا بھرپور جواب دیا جائے۔

آیت

نسی کے قاعدہ کی منسوخی کا اعلان

اِنَّمَا النَّسِيءُ عَزِيْدَةٌ فِي الْكُفْرِ	در حقیقت مہینوں کو آگے پیچھے کرنا زیادتی ہے کفر میں
يُضِلُّ بِهِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	گم راہ کیے جاتے ہیں اس سے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا
يُحِلُّوْنَہٗ عَامًا وَيُحَرِّمُوْنَہٗ عَامًا	حلال کر دیتے ہیں ایک ماہ کو ایک سال اور حرام کر دیتے ہیں اُسی کو دوسرے سال
لِّيُؤَاطِعُوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ	تاکہ پوری کر لیں گنتی اُن مہینوں کی جنہیں حرام کیا ہے اللہ نے
فِيْحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ	تو وہ حلال کر لیتے ہیں اُسے جسے حرام کیا اللہ نے
زِيِّنَ لَهُمْ سُوْءَ اَعْمَالِهِمْ	خوش نما کر دی گئی ہے اُن کے لیے اُن کے اعمال کی برائی
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِيْنَ ۝۱۶	اور اللہ ہدایت نہیں دیتا کافر لوگوں کو۔

نسی کے باطل قاعدہ کے تحت سردارانِ قریش اپنی مصلحت کی خاطر حرمت والے مہینے کو آگے پیچھے کر لیتے تھے۔ کسی قبیلہ کے ساتھ جنگ کرنی ہوتی تو حرام مہینے کو حلال قرار دے دیتے۔ پھر اُس کے بدلے میں کسی حلال مہینے کو حرام کر کے حرام مہینوں کی تعداد پوری کر لیتے۔ اس طرح سے گویا وہ اصل حرمت والے مہینے کو جنگ کرنے کے لیے حلال کر لیتے تھے۔ حج ہمیشہ ایک ہی موسم میں رکھنے کے لیے سال میں مہینوں کی تعداد بڑھا دیتے تھے۔ اس طرح کئی سال تک حج اپنے اصلی وقت کی بجائے دوسری تاریخوں میں ہوتا رہا۔ اللہ تعالیٰ تو یہ چاہتا تھا کہ اُس کے بندے زمانے کی تمام گردشوں میں، ہر قسم کے حالات اور

کیفیات میں اُس کے احکام کی اطاعت کے خوگر ہوں۔ کبھی گرمی میں حج کریں اور کبھی سردی میں لیکن قریش نے اپنی سہولت دیکھتے ہوئے حج کو کسی خوش گوار موسم کے لیے مخصوص کر دیا تھا۔ اس آیت میں نسی کو حرام اور ممنوع قرار دے کر قریش کی باطل اغراض کا خاتمہ کر دیا گیا۔ نسی کی منسوخی کا اعلان سن ۹ ہجری کے حج کے موقع پر کیا گیا۔ اگلے سال سن ۱۰ ہجری کا حج ٹھیک اُن تاریخوں میں ہوا جو قمری حساب کے مطابق تھیں۔ اُس کے بعد سے آج تک حج اپنی صحیح تاریخوں میں ہو رہا ہے۔

آیات تا

اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلنے سے جی نہ چراؤ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا	اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو!
مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمْ انْفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ	کیا ہے تمہیں کہ جب کہا جاتا ہے تم سے نکلو اللہ کی راہ میں
إِنَّا قَلْتُ إِلَى الْأَرْضِ	تم بو جھل ہو جاتے ہو زمین کی طرف؟
أَرْضِيْتُمْ بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ	کیا تم راضی ہو گئے ہو دنیا کی زندگی پر آخرت کے مقابلے میں؟
فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ ۝۳۸	پس نہیں ہے دنیوی زندگی کا فائدہ آخرت کے مقابلے میں مگر بہت تھوڑا۔
إِلَّا تَنْفِرُوا	اگر تم نہیں نکلو گے
يُعَذِّبُكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا	اللہ عذاب دے گا تمہیں دردناک عذاب
وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ	اور بدل کر لے آئے گا کسی اور قوم کو تمہارے سوا

وَلَا تَصْرُوهُ شَيْئًا	اور تم نہ بگاڑ سکو گے اُس کا کچھ بھی
وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۳۶﴾	اور اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔

ان آیات میں منافقین کی اُس بزدلی کو نمایاں کیا گیا جو غزوہ تبوک کے موقع پر سامنے آئی۔ اِس موقع پر وقت کی بڑی طاقت سلطنتِ روم سے ٹکراؤ تھا۔ موسم شدید گرم تھا، خوراک اور اسباب کی انتہائی قلت تھی اور سفر بے حد طویل تھا۔ ان مشکلات کی وجہ سے منافقین اللہ کی راہ میں نکلنے سے جی چرا رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے متوجہ فرمایا کہ کیوں تمہیں دنیا کی زندگی اور یہاں کا عارضی عیش و آرام زیادہ عزیز ہے؟ آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی کوئی حقیقت نہیں۔ یہ تو تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ وہ تمہیں اپنے دین کی خدمت کا موقع دے رہا ہے۔ اگر تم اپنی نادانی سے اِس موقع کو کھودو گے تو وہ تمہیں دردناک عذاب سے دوچار کرے گا اور اپنے دین کی نصرت کی سعادت کسی اور قوم کو عطا فرمادے گا۔ تمہاری خیر اسی میں ہے کہ نامرادی و محرومی سے بچو اور اللہ کی راہ میں نکل کر مال و جان کی قربانیاں پیش کرو۔

آیات تا

بھلائی اللہ کی راہ میں نکلنے ہی میں ہے

إِلَّا تَصْرُوهُ	اگر تم نے مدد نہیں کی اللہ کے رسول کی
فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ	تو یقیناً مدد کر چکا ہے اُن کی اللہ
إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا	اُس وقت جب نکال دیا تھا انہیں اُن لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا
ثَانِيَيْنِ	آپ دوسرے تھے دو میں سے
إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ	جب وہ دونوں غار میں تھے

اِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ	جب وہ فرما رہے تھے اپنے ساتھی سے
لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا	غم نہ کرو بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے
فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ	پھر نازل کی اللہ نے اپنی تسکین اُن پر
وَ اَيَّدَا بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا	اور مدد فرمائی اُن کی ایسے لشکروں سے، نہیں دیکھا تم نے جنہیں
وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلٰى	اور کر دیا اُن لوگوں کی بات کو جنہوں نے کفر کیا پست
وَكَلِمَةَ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا	اور اللہ کی بات ہی سب سے بلند ہے
وَاللّٰهُ عَزِيزٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰﴾	اور اللہ زبردست ہے، کمالِ حکمت والا۔
اِنْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا	نکلو (اللہ کی راہ میں) خواہ ہلکے ہو یا بوجھل
وَجَاهِدُوا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ	اور جہاد کرو اپنے مال اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں
ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾	یہ بہتر ہے تمہارے لیے اگر تم جانتے ہو۔

یہ آیات مسلمانوں کو ترغیب دے رہی ہیں کہ تبوک کے اس کٹھن موقع پر اللہ کے نبی ﷺ کا ساتھ دینے میں ہی تمہارے لیے سعادت ہے۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اُن کی مدد اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اُس نے تو اُس وقت بھی اُن کی مدد کی تھی جب کفارِ مکہ اُن کی جان کے دشمن بن گئے تھے اور انہیں مکہ سے ہجرت پر مجبور کر دیا تھا۔ وہ غارِ ثور میں صرف ایک ساتھی ابو بکر صدیقؓ کے ساتھ تھے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسے کی کامل مثال قائم کرتے ہوئے اپنے ساتھی کو تسلی دے رہے تھے کہ "غم نہ کرو! بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے"۔ مشرکین نے تو آپ ﷺ کو شہید کرنے کا منصوبہ بنالیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کی مدد سے آپ ﷺ کو محفوظ رکھا اور مدینہ پہنچا دیا۔ کافروں کا منصوبہ ناکام ہوا اور اللہ تعالیٰ کا بول بالا ہوا۔ آئندہ بھی اُسی کا ہی بول بالا ہوگا،

لہذا اے مسلمانو! بھلائی اسی میں ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلو خواہ تمہاری طبیعت آمادہ ہو یا نہ ہو اور مال و جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔

آیت منافقانہ طرزِ عمل

اگر ہوتا مالِ غنیمت جلدی مل جانے والا	لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا
اور سفر ہوتا درمیانہ	وَسَفَرًا قَاصِدًا
اے نبی! یقیناً وہ (منافقین) پیروی کرتے آپ کی	لَا تَتَّبِعُواكَ
اور لیکن دور معلوم ہوتی ہے انہیں مسافت	وَلَكِنْ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ
اور عن قریب وہ قسمیں کھائیں گے اللہ کی	وَسَيَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ
اگر ہم استطاعت رکھتے تو ضرور نکلتے تمہارے ساتھ	لَوْ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ
وہ ہلاک کر رہے ہیں اپنے آپ کو	يُهْلِكُونَ اَنْفُسَهُمْ
اور اللہ جانتا ہے کہ بے شک وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔	وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝۳۲

عج
۱۲

اس آیت میں منافقانہ طرزِ عمل کو واضح کیا گیا ہے۔ فرمایا کہ اگر سفر مختصر ہوتا اور کم زور دشمن سے مقابلہ ہوتا جہاں سے مالِ غنیمت ہاتھ آنے کا یقین ہوتا تو منافقین ضرور ساتھ چلتے۔ لیکن یہ دیکھ کر کہ سفر طویل ہے، سواریاں کم ہیں، گرمی شدید ہے، خوراک قلیل ہے، نئے سال کی فصلوں کی کٹائی قریب ہے اور مقابلہ روم جیسی دبدبے والی طاقت سے ہے، منافقین کے لیے تبوک کا سفر بہت بھاری ہو گیا ہے۔ اب وہ قسمیں کھا کھا کر نہ نکلنے کے لیے عذر تراش رہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں۔

آیات تا

اللہ کی راہ میں مال و جان لگانے والے ہی مومن ہیں

عَفَا اللَّهُ عَنْكَ	اے نبی! درگزر فرمایا اللہ نے آپ سے
لِمَ أَذْنُتَ لَهُمْ	کیوں اجازت دی آپ نے انہیں
حَتَّىٰ يَتَّبِعَنَ لَكَ الَّذِينَ صَدَقُوا	یہاں تک کہ ظاہر ہو جاتے آپ پر وہ لوگ جنہوں نے سچ کہا
وَتَعْلَمَ الْكَذِبِينَ ﴿٣٢﴾	اور آپ جان لیتے جھوٹوں کو۔
لَا يَسْتَاذِنُكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ	نہیں اجازت مانگتے آپ سے وہ لوگ جو ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور آخرت کے دن پر
أَنْ يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ	اس سے کہ وہ جہاد کریں اپنے مال اور اپنی جانوں سے
وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ ﴿٣٣﴾	اور اللہ خوب جاننے والا ہے پرہیزگاروں کو۔
إِنَّمَا يَسْتَاذِنُكَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ	صرف وہی اجازت مانگتے ہیں آپ سے جو ایمان نہیں رکھتے اللہ پر اور آخرت کے دن پر
وَأُرْتَابَتْ قُلُوبُهُمْ	اور شک میں پڑے ہوئے ہیں اُن کے دل
فَهُمْ فِي رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُونَ ﴿٣٤﴾	سو وہ اپنے شک ہی میں بھٹک رہے ہیں۔

سفرِ تبوک پر روانگی کے وقت بعض منافقین نے بناوٹی عذرات پیش کر کے نبی اکرم ﷺ سے رخصت مانگی تھی۔ آپ ﷺ نے اپنی طبعی نرمی کی وجہ سے یہ جاننے کے باوجود کہ وہ محض بہانے کر رہے ہیں اُن کو رخصت عطا فرمادی تھی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو متوجہ فرمایا کہ ایسی نرمی مناسب نہیں۔ رخصت دے دینے کی وجہ سے ان منافقین کو اپنے نفاق پر پردہ ڈالنے کا موقع مل گیا۔ اگر انہیں رخصت نہ دی جاتی اور پھر وہ گھر بیٹھے رہتے تو ان کا منافقانہ کردار بے نقاب ہو جاتا۔ حقیقی مومن اللہ کی راہ میں مال و جان لگانے سے کبھی نہیں کتراتے۔ اللہ کی راہ میں نکلنے کا عذر وہی لوگ پیش کرتے ہیں جو حقیقت میں اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔

آیات تا

بہانے کرنے والوں کو اللہ نے نکلنے سے محروم کر دیا

وَلَوْ أَرَادُوا الْخُرُوجَ	ور اگر منافقین ارادہ کرتے نکلنے کا
لَا عُدَّةَ وَالَهُ عُدَّةٌ	تو ضرور تیار کرتے اُس کے لیے کچھ سامان
وَلَكِنْ كَرِهَ اللَّهُ انْبِعَاثَهُمْ	اور لیکن ناپسند کیا اللہ نے اُن کا اٹھنا
فَتَبَطَّهْمُ	پھر روک دیا انہیں
وَقِيلَ اقْعُدُوا مَعَ الْقُعْدِيْنَ ۝۶	اور کہہ دیا گیا بیٹھے رہو، بیٹھے رہنے والوں کے ساتھ۔
لَوْ خَرَجُوا فِيكُمْ	اگر وہ نکلتے تم میں شامل ہو کر
مَا زَادُوكُمْ إِلَّا خَبَالًا	تو نہ بڑھاتے تمہیں مگر خرابی میں
وَلَا أَوْضَعُوا خِلَالَكُمْ	اور ضرور گھوڑے دوڑاتے تمہارے درمیان

یَبْغُونَكُمْ الْفِتْنَةَ	چاہتے تم میں فتنہ اٹھانا
وَفِيكُمْ سَاعُونَ لَهُمْ	اور تم میں کچھ کان لگا کر سننے والے ہیں اُن کی باتوں کو
وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ﴿٣٧﴾	اور اللہ خوب جاننے والا ہے ظالموں کو۔
لَقَدْ ابْتَغُوا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ	یقیناً اُنہوں نے چاہا ہے فتنہ اٹھانا اس سے پہلے بھی
وَقَلَّبُوا لَكَ الْأُمُورَ	اور تلپٹ کیے ہیں اے نبی! آپ کے لیے معاملات
حَتَّىٰ جَاءَ الْحَقُّ	یہاں تک کہ آگیا حق
وَوَضَّحَ أَمْرُ اللَّهِ	اور غالب ہو گیا اللہ کا حکم
وَهُمْ كَرِهُونَ ﴿٣٨﴾	حالاں کہ وہ ناپسند کرنے والے تھے۔

یہ آیات سفرِ تبوک کے لیے منافقین کے نہ نکلنے پر مسلمانوں کو تسلی دے رہی ہیں۔ ارشاد ہوا کہ اُنہوں نے نکلنا تھا ہی نہیں۔ اگر نکلنا ہوتا تو اُس کی تیاری کرتے۔ نہ نکلنے کے لیے اُن کے عذر جھوٹے ہیں اور بطورِ سزا اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اپنی راہ میں نکلنے کی سعادت سے محروم کر دیا ہے۔ بالفرض اگر وہ نکل بھی جاتے تو پورے لشکر میں بزدلی، بددلی، انتشار اور باہم پھوٹ ڈالنے کی کوشش کرتے۔ ان کا کردار ماضی میں بھی سازشی اور تخریبی ہی رہا ہے۔ کبھی یہودیوں سے ساز باز کی ہے، کبھی مہاجرین اور انصار کو لڑانے کی کوشش کی ہے، کبھی مہاجرین کو مدینہ سے نکالنے کی پکار لگائی ہے اور کبھی نبی ﷺ اور اُن کے گھر والوں پر بہتان لگائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی ہر سازش کو ناکام کیا اور فتح مکہ کے ذریعہ اسلام کو غالب کر دیا جب کہ یہ جلن کے مارے پیچ و تاب ہی کھاتے رہے۔

آیات تا

تقویٰ کے پردے میں لپٹا ہوا بہانہ

اور منافقین میں سے وہ بھی ہے جو کہتا ہے	وَمِنْهُمْ مَّنْ يَقُولُ
اجازت دے دیجیے مجھے	اِذْنُ لِّي
اور فتنے میں نہ ڈالے مجھے	وَلَا تَفْتِنِّي
سنو! فتنے میں تو وہ گر چکے ہیں	اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا
اور بے شک جہنم ضرور گھیرنے والی ہے کافروں کو۔	وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ ۝۴۹
اے نبی! اگر پہنچتی ہے آپ کو کوئی بھلائی وہ بری لگتی ہے انہیں	إِنْ تُصِيبَكَ حَسَنَةٌ تَسُوءُهُمْ
اور اگر پہنچتی آپ کو کوئی مصیبت	وَإِنْ تُصِيبَكَ مُصِيبَةٌ
وہ کہتے ہیں یقیناً ہم نے درست کر لیا تھا اپنا معاملہ پہلے ہی	يَقُولُوا قَدْ أَخَذْنَا أَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ
اور وہ لوٹتے ہیں خوشیاں مناتے ہوئے۔	وَيَتَوَلَّوْا وَهُمْ فَرِحُونَ ۝۵۰

ان آیات میں ایک منافق جد بن قیس کے تقویٰ کے پردے میں لپٹے ہوئے جھوٹے بہانہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اُس نے اللہ کے رسول اللہ ﷺ کے سامنے عذر پیش کیا کہ آپ ﷺ روم کی طرف جارہے ہیں۔ وہاں کی عورتیں بڑی حسین ہیں۔ حسین عورت میری کم زوری ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں رومی عورتوں کے فتنے میں مبتلا ہو جاؤں۔ مجھے رخصت دیجیے اور فتنے میں نہ ڈالے۔ اللہ تعالیٰ نے آگاہ فرمایا کہ گھر کی ٹھنڈی چھاؤں کو اللہ کی راہ کی تپتی دھوپ پر ترجیح دے کر وہ فتنے میں تو پڑ چکا ہے۔

اب اُس کا ٹھکانا جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔ اس کردار کے منافقین مسلمانوں کی کامیابیوں پر جلتے ہیں اور اُن کی ناکامی پر خوش ہوتے ہیں کہ ہم گھر بیٹھ کر نقصان سے بچ گئے۔

آیات تا

ہارے بھی تو بازی مات نہیں

اے نبی! فرمائیے ہر گز نہیں پہنچے گا ہمیں کوئی نقصان مگر جو لکھ دیا ہے اللہ نے ہمارے لیے	قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا
وہ ہمارا کارساز ہے	هُوَ مَوْلَانَا
اور اللہ ہی پر پس بھروسہ کرنا چاہیے مومنوں کو۔	وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿۵۱﴾
فرمائیے تم کس کا انتظار کر رہے ہو ہمارے بارے میں	قُلْ هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا
مگر دو بھلائیوں میں سے ایک کا	إِلَّا أَحَدَى الْحُسَيْنَيْنِ
اور ہم انتظار کر رہے ہیں تمہارے بارے میں	وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ
کہ پہنچائے تمہیں اللہ عذاب اپنی طرف سے	أَنْ يُصِيبَكُمْ اللَّهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهِ
یا ہمارے ہاتھوں سے	أَوْ بِيَدِنَا
تو انتظار کرو	فَتَرَبَّصُوا
بے شک ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والے ہیں۔	إِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُونَ ﴿۵۲﴾

یہ آیات خوشخبری دے رہی ہیں کہ اللہ کی راہ میں نکلنا ہر حال میں خیر کا موجب ہے۔ کامیاب ہو کر لوٹے تو بھی خیر ہے اور اگر جام شہادت نوش کیا تو اور بڑی خیر ہے۔

یہ بازی عشق کی بازی ہے، جو چاہو لگا دو ڈرکیسا

گر جیت گئے تو کیا کہنے، ہارے بھی تو بازی مات نہیں

اہل ایمان اللہ کی راہ میں پیش آنے والے ہر طرح کے حالات پر راضی ہوتے ہیں۔ اُن کا ایمان ہے کہ یہ حالات اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہمارا ہم سے بڑھ کر خیر خواہ ہے۔ اس کے برعکس اللہ کی راہ میں نہ نکلنے والوں کے لیے ذلت ہی ذلت ہے۔ وہ دنیا میں اہل ایمان کے ہاتھوں ذلیل ہوں گے یا اللہ تعالیٰ کے عذاب کا شکار ہوں گے اور آخرت میں جہنم کے ہولناک عذاب کا سامنا کریں گے۔

آیات تا

منافقین کا انفاق قبول نہ کیا جائے

اے نبی! فرمائیے خرچ کرو خوشی سے یا ناخوشی سے	قُلْ اَنْفِقُوا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا
ہر گز قبول نہیں کیا جائے گا تم سے	لَنْ يُتَقَبَلَ مِنْكُمْ
بے شک تم نافرمان لوگ ہو۔	اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فَسِقِينَ ﴿۵۶﴾
اور نہیں روکا انہیں کہ قبول کیے جائیں اُن سے اُن کے صدقات	وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقَاتُهُمْ
مگر اس نے کہ انہوں نے کفر کیا اللہ اور اُس کے رسول کے ساتھ	اِلَّا اَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ

اور وہ نہیں آتے نماز کی طرف مگر اس حال میں کہ وہ ہوتے ہیں بے ذوق	وَلَا يَأْتُونَ الصَّلَاةَ إِلَّا وَهُمْ كُسَالَى
اور خرچ نہیں کرتے مگر اس حال میں کہ وہ ہوتے ہیں ناخوش۔	وَلَا يُنْفِقُونَ إِلَّا وَهُمْ كِرْهُونَ ﴿۵۶﴾

منافقین غزوہ تبوک کے دوران سفر کی صعوبتیں برداشت کرنے اور اللہ کی راہ میں جان دینے کے لیے تیار نہ تھے لیکن کچھ چندہ دے کر اپنی کمزوری چھپانے کی کوشش کر رہے تھے۔ ان آیات میں حکم دیا گیا کہ منافقین کی طرف سے مالی تعاون قبول نہ کیا جائے۔ وہ اللہ کی راہ میں نکلنے سے کئی کتر اکفر کا ارتکاب کر چکے ہیں۔ وہ چندہ دیتے ہیں انتہائی ناگواری سے اور نمازیں پڑھتے ہیں ٹوٹے دل سے۔ ان جرائم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی راہ میں خرچ کرنے کی سعادت سے محروم کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جوش و جذبہ سے اپنے دین کی نصرت کے لیے نکلنے، ذوق و شوق سے نمازیں ادا کرنے اور کھلے دل سے اپنی راہ میں انفاق کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات تا

منافقین کی افیت ناک زندگی

سونہ متاثر کریں تمہیں ان کے مال اور نہ ہی ان کی اولاد	فَلَا تَعْجَبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ
یہی چاہتا ہے اللہ کہ عذاب دے انہیں ان کے ذریعہ دنیوی زندگی میں	إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
اور نکلیں ان کی جانیں اس حال میں کہ وہ کافر ہوں۔	وَتَزْهَقَ أَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ ﴿۵۷﴾
اور وہ قسمیں اٹھاتے ہیں اللہ کی کہ بے شک وہ ضرور تم میں سے ہیں	وَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ

وَمَا هُمْ مِنْكُمْ	حالاں کہ وہ نہیں ہیں تم میں سے
وَلَكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَفْقَهُونَ ﴿٥٦﴾	اور لیکن وہ ایسے لوگ ہیں جو ڈرتے رہتے ہیں۔
لَوْ يَجِدُونَ مَلَجًا	اگر وہ پائیں کوئی پناہ گاہ
أَوْ مَغْرَبٍ	یا کوئی غاریں
أَوْ مَدْخَلًا	یا کوئی گھس بیٹھنے کی جگہ
لَوَلَّوْا إِلَيْهِ	تو ضرور لوٹ جائیں اُس کی طرف
وَهُمْ يَجْهَبُونَ ﴿٥٧﴾	اِس طرح جیسے وہ رسیاں تڑا رہے ہوں۔

منافقین کی اکثریت مال دار اور صاحبِ اولاد تھی۔ مال اور اولاد کی حد سے زیادہ محبت ہی نے انہیں منافق بنادیا تھا۔ مسلمانوں کو تلقین کی گئی کہ اُن کے مال اور اولاد کی کثرت سے متاثر نہ ہوں۔ یہ اُن کے لیے نعمتیں نہیں ہیں۔ ان ہی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ انہیں عذاب دے گا۔ مال کسی حادثہ یا بیماری میں یا اُن کی موت کے نتیجہ میں ہاتھ سے نکل جائے گا اور اولاد سچی مومن بن کر اُن کی مرضی کے خلاف طرزِ عمل اختیار کر کے اُن کو اذیت دے گی۔ پھر یہ عملی اعتبار سے کفر کی حالت ہی میں موت سے دوچار ہوں گے۔ وہ قسمیں کھا کر مسلمانوں سے وابستہ ہونے کا یقین دلاتے ہیں۔ حقیقت میں وہ مسلمانوں کے ساتھ نہیں ہیں۔ نقصانات کے خوف نے انہیں زبردستی مسلمانوں کے ساتھ باندھ دیا ہے۔ اگر وہ مدینہ میں رہتے ہوئے علانیہ غیر مسلم بن کر رہیں تو مسلمان بیوی بچوں سے تعلقات ختم ہو جائیں گے۔ مدینہ کو چھوڑ دیں تو اپنی جائیدادوں اور تجارت سے محروم ہو جائیں گے۔ لہذا وہ مجبوراً مدینہ میں بیٹھے ہوئے ہیں، دل پر جبر کر کے نمازیں پڑھتے ہیں اور جرمانہ سمجھ کر زکوٰۃ دیتے ہیں۔ آئے دن جہاد کی پکار اُن کے لیے مصیبت ہے۔ وہ اس قدر بے چین ہیں کہ اگر کوئی سوراخ یا بل بھی ایسا نظر آجائے جس میں انہیں پناہ مل جائے تو فوراً مسلمانوں کا ساتھ چھوڑ کر فرار ہو جائیں گے۔

آیات تا

نبی اکرم ﷺ پر عدل نہ کرنے کا بہتان

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّלِيزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ	اے نبی! ان میں سے وہ بھی ہیں جو الزام دیتے ہیں آپ کو صدقات کے بارے میں
فَإِنْ أُعْطُوا مِنْهَا رَضُوا	پھر اگر انہیں دیا جائے ان میں سے تو خوش ہو جاتے ہیں
وَإِنْ لَّمْ يُعْطُوا مِنْهَا	اور اگر انہیں نہ دیا جائے ان میں سے
إِذَا هُمْ يَسْخَطُونَ ﴿٥٨﴾	تو اُسی وقت وہ ناراض ہو جاتے ہیں۔
وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ	اور اگر واقعی وہ خوش ہو جاتے اُس سے جو دیا تھا انہیں اللہ اور اُس کے رسول نے
وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ	اور کہتے کافی ہے ہمیں اللہ
سَيُؤْتِينَا اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَرَسُولُهُ	عطا فرمائے گا ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اُس کا رسول
إِنَّا إِلَى اللَّهِ دُغِبُونَ ﴿٥٩﴾	بے شک ہم اللہ ہی کی طرف رغبت کرنے والے ہیں۔

ان آیات میں اُس بہتان کا ذکر ہے جو منافقین نبی اکرم ﷺ پر لگاتے تھے۔ زکوٰۃ کا مال دیکھ کر ان کے منہ میں پانی بھر آتا تھا۔ وہ چاہتے تھے کہ انہیں اس مال میں سے خوب دیا جائے۔ نبی اکرم ﷺ کی طرف سے مستحقین کے سوا کسی اور کو دینے کا امکان ہی نہیں تھا۔ اگر کبھی منافقین کو زکوٰۃ میں سے بطور حق کچھ دے دیا جائے تو خوش ہوتے تھے۔ البتہ جب نہ دیا جاتا تو وہ بہتان لگاتے تھے کہ آپ ﷺ زکوٰۃ کی تقسیم میں عدل نہیں کرتے بلکہ جانب داری سے کام لیتے ہیں۔ پسندیدہ روش تو یہ تھی کہ جو اللہ تعالیٰ

اور اُس کے رسول ﷺ کی طرف سے مل جاتا اُس پر راضی رہتے۔ اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرتے اور اُس سے مزید فضل عطا کرنے کی دعا کرتے۔ اللہ تعالیٰ ضرور اُن کی دعا قبول فرماتا اور انہیں نعمتوں سے مالا مال فرمادیتا۔

آیت

زکوٰۃ کے مصارف

اِنَّهَا الصَّدَقَتُ لِلْفُقَرَاءِ	بے شک زکوٰۃ تو ہے ہی فقراء کے لیے
وَالْمَسْكِيْنِ	اور مساکین کے لیے
وَالْعَمِلِيْنَ عَلَيْهَا	اور زکوٰۃ کی تحصیل و تقسیم پر مامور کارکنان کے لیے
وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ	اور اُن کے لیے الفت ڈالنا مقصود ہو جن کے دلوں میں
وَفِي الرِّقَابِ	اور گردنوں کی آزادی کے لیے
وَالْغَرَمِيْنَ	اور اُن کے لیے جن پر مالی بوجھ آگیا ہو
وَفِي سَبِيْلِ اللّٰهِ	اور اللہ کی راہ میں لگانے کے لیے
وَابْنِ السَّبِيْلِ	اور مسافروں کے لیے
فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ	یہ فرض ہے اللہ کی طرف سے
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۶۰	اور اللہ سب کچھ جاننے والا، کمالِ حکمت والا ہے۔

منافقین نبی اکرم ﷺ سے زکوٰۃ کے مال میں سے دینے کا مطالبہ کرتے رہتے تھے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کے مصارف بیان فرمادیے اور فیصلہ فرمادیا کہ زکوٰۃ صرف اُن کو دی جائے گی جو ان مصارف کے تحت آئیں گے۔ زکوٰۃ کے مصارف آٹھ ہیں :

- i. ایسے فقراء جو کسی بھی معذوری کی وجہ سے اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے محنت کرنے سے قاصر ہوں۔
- ii. ایسے مساکین جو باوجود کوشش کے اپنی ضروریات پوری نہ کر سکتے ہوں۔
- iii. ایسے خادین جو حکومت کی طرف سے زکوٰۃ کی وصولی کے کام میں مختلف امور انجام دے رہے ہوں۔
- iv. ایسے غیر مسلم جن کی دل جوئی کرنا مقصود ہوتا کہ وہ اسلام قبول کرنے کی طرف مائل ہوں۔
- v. غلاموں اور کنیزوں کو آزاد کرانے کے لیے۔
- vi. ایسے مجبور لوگ جن پر قرض یا کوئی اور مالی بوجھ آگیا ہو۔
- vii. ایسے امور کے لیے جن کا مقصود باطل نظام کو مٹانا اور اللہ تعالیٰ کے دین کو غالب کرنا ہو۔
- viii. ایسے مسافر جن کے پاس اپنی منزل تک پہنچنے اور دیگر ضروریات کے لیے دورانِ سفر بقدرِ ضرورت مال نہ ہو۔

آیت

منافقین کی گستاخی

وَمِنْهُمْ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ	اور منافقین میں سے وہ بھی ہیں جو دکھ دیتے ہیں نبیؐ کو
وَيَقُولُونَ هُوَ أذُنٌ	اور کہتے ہیں کہ یہ تو نرے کان ہی ہیں
قُلْ أَدُنُّ خَيْرٌ لَّكُمْ	فرمائیے وہ بھلائی کے کان ہیں تمہارے لیے
يُؤْمِنُ بِاللَّهِ	ایمان رکھتے ہیں اللہ پر

وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِينَ	اور بات مانتے ہیں مومنوں کی
وَرَحْمَةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ	اور رحمت ہیں اُن کے لیے جو ایمان لائے تم میں سے
وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ	اور جو لوگ دکھ پہنچاتے ہیں اللہ کے رسول کو
لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝۱۱	اُن کے لیے دردناک عذاب ہے۔

منافقین نبی اکرم ﷺ کے پاس آکر اللہ کی راہ میں قربانی دینے سے بچنے کے جھوٹے عذر پیش کرتے تھے۔ آپ ﷺ یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ جھوٹے ہیں انہیں شرمندہ نہیں کرتے تھے بلکہ اُن کے بہانے قبول کر لیتے تھے۔ اب وہ بد بخت گستاخی کرتے تھے کہ نبی تو نرے کان ہی کان ہیں۔ فہم نہیں رکھتے اور ہمارے جھوٹ پر بھی یقین کر لیتے ہیں۔ جواب میں ارشاد ہوا نبی اکرم ﷺ سراپا رحمت ہیں۔ اُن کے کان صرف انہی باتوں پر توجہ کرتے ہیں جن میں امت کے لیے خیر اور بھلائی ہے۔ وہ ایمان رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کے احکام پر اور اعتماد کرتے ہیں صرف سچے مومنوں کی باتوں پر۔ اگر منافقین اپنی گستاخیوں سے باز نہ آئے تو اُن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔

آیات تا

منافقین کے لیے ذلت و رسوائی

يَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ لَكُمْ	منافقین قسمیں کھاتے ہیں اللہ کی تمہارے سامنے
لَيْرْضَوْكُمْ	تاکہ وہ راضی کریں تمہیں
وَاللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَنْ يُرْضَوْهُ	حالاں کہ اللہ اور اُس کے رسول زیادہ حق دار ہیں کہ وہ راضی کریں انہیں
إِنْ كَانُوا مُؤْمِنِينَ ۝۱۲	اگر وہ مومن ہیں۔

کيا وہ نہیں جانتے کہ بے شک جو کوئی مخالفت کرتا ہے اللہ اور اُس کے رسولؐ کی	اَلَمْ يَعْلَمُوا اَنَّهُ مَنْ يُحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ
تو اُس کے لیے جہنم کی آگ ہے	فَاَنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ
ہمیشہ رہنے والا ہے اُس میں	خَالِدًا فِيهَا
یہی بہت بڑی رسوائی ہے۔	ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ﴿٦٣﴾
ڈرتے رہتے ہیں منافق کہ کہیں نازل کر دی جائے مومنوں پر کوئی سورۃ	يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ
جو آگاہ کر دے انہیں اُس سے جو منافقوں کے دلوں میں ہے	تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ
اے نبیؐ! فرمائیے مذاق کرتے رہو	قُلْ اَسْتَهِزُّوْا
بے شک اللہ ظاہر کرنے والا ہے وہ جس سے تم ڈرتے ہو۔	اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ﴿٦٤﴾

منافقین اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال و جان کی قربانیاں دینے سے راہ فرار اختیار کرتے تھے۔ اپنے جی میں دینی ذمے داریاں داکرتے ہوئے شدید گھٹن محسوس کرتے تھے۔ تنہائی میں ایک دوسرے سے دینی تقاضوں کے خلاف اپنے جذبات کا اظہار کر کے گویا اللہ اور رسول ﷺ کے احکام کی مخالفت کرتے تھے۔ البتہ سچے مومنوں کے سامنے قسمیں کھا کر اپنے مخلص ہونے کا اظہار کرتے تھے تاکہ وہ راضی رہیں۔ منافقین کو آگاہ کیا گیا کہ مومنوں کی بجائے اللہ اور رسول ﷺ کو راضی کرو۔ کان کھول کر سن لو کہ جس نے اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی مخالفت کی تو وہ روز قیامت بری طرح رسوا کر کے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ تم ڈرتے

ہو کہ کہیں اللہ تعالیٰ قرآن میں تمہاری اسلام کے خلاف باطنی خباثت کو بے نقاب نہ کر دے۔ خبردار ہو جاؤ کہ اگر تم باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ تمہاری اسلام دشمنی کو ضرور ظاہر کرے گا اور تمہیں دنیا میں بھی رسوا کر دے گا۔

آیات تا

شعائرِ دینی کا مذاق اڑانا کفر ہے

وَلَيْنَ سَأَلْتَهُمْ	اور اے نبی! اگر آپ پوچھیں منافقین سے
لَيَقُولَنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ	تو وہ ضرور کہیں گے کہ ہم تو صرف گپ شپ اور دل لگی کر رہے تھے
قُلْ أِبَالَهُ وَآيَتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُونَ ﴿١٥﴾	فرمائیے کیا اللہ اور اُس کی آیات اور اُس کے رسول کے ساتھ تم مذاق کر رہے تھے۔
لَا تَعْتَدُوا	مت پیش کرو عذر
قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ	یقیناً تم نے کفر کیا ہے اپنے ایمان کے بعد
إِنْ تَعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ	اگر ہم معاف بھی کر دیں ایک گروہ کو تم میں سے
نُعَذِّبُ طَآئِفَةً	تو ہم عذاب دیں گے دوسرے گروہ کو
بِأَنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ ﴿١٦﴾	اس لیے کہ وہ مجرم ہیں۔

عج
۱۳

بد بخت منافقین اللہ تعالیٰ کے احکام و آیات کا مذاق اڑاتے اور رسول اللہ ﷺ کی شان میں نازیبا کلمات کہتے۔ جواب طلبی پر کہتے کہ ہم تو ایسے ہی شغل اور ہنسی کھیل کر رہے تھے۔ ارشاد ہوا کہ تمہیں شغل اور ہنسی کے لیے اللہ، اُس کی آیات اور اُس کے

رسول ﷺ ہی نظر آئے ہیں۔ جھوٹے عذر مت تراشو۔ تم یہ گستاخیاں کر کے کفر کا ارتکاب کر چکے ہو۔ اگر اب بھی تم نے اپنے جرائم پر نادم ہو کر سچی توبہ نہ کی تو بدترین عذاب کا سامنا کرنے کے لیے تیار رہو۔

آیات تا

منافقین مرد اور عورتیں نیکی سے روکتے اور برائی پھیلاتے ہیں

الْمُنْفِقُونَ وَالْمُنْفِقَاتُ بَعْضُهُمْ مِّنْ بَعْضٍ	منافق مرد اور منافق عورتیں ایک دوسرے کی طرح ہیں
يَأْمُرُونَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ	وہ حکم دیتے ہیں برائی کا اور روکتے ہیں نیکی سے
وَيَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ	اور بند رکھتے ہیں اپنے ہاتھ
لَسَوْا اللّٰهَ فَتَسِيَّهُمْ	انہوں نے بھلا دیا اللہ کو تو اللہ نے نظر انداز کر دیا انہیں
إِنَّ الْمُنْفِقِينَ هُمُ الْفٰسِقُونَ ﴿٦٤﴾	بے شک منافق ہیں ہی نافرمان۔
وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنْفِقِينَ وَالْمُنْفِقَاتِ وَالْكُفَّارَ	وعدہ کیا ہے اللہ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں سے
نَارَ جَهَنَّمَ	جہنم کی آگ کا
خٰلِدِينَ فِيهَا	ہمیشہ رہنے والے ہیں اُس میں
هِيَ حَسْبُهُمْ	وہ کافی ہے اُن کے لیے
وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ	اور لعنت کی اُن پر اللہ نے

وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ۝۶۸

اور اُن کے لیے دائمی عذاب ہے۔

ان آیات میں آگاہ کیا گیا کہ منافق مرد اور عورتیں باہم مل کر نیک کاموں سے روکتے اور برائیوں کو عام کرتے ہیں۔ برائی کے لیے اُن کی ہمدردیاں، مشورے، ہمت افزائی، ترغیب اور مدح سرائی وقف ہوتی ہے۔ اس کے پروان چڑھنے سے اُن کے دل کو راحت اور آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچتی ہے۔ بھلا کام ہو رہا ہو تو اس کی خبر سے اُن کو صدمہ ہوتا ہے۔ اس کی طرف کسی کو بڑھتا دیکھتے ہیں تو ہر ممکن طریقہ سے اُس کی راہ میں روڑے اٹکاتے ہیں۔ نیکی کے کام میں خرچ کرنے کے لیے اُن کا ہاتھ کبھی نہیں کھلتا۔ برائی کے لیے چاہے وہ اپنے وقت کے قارون ہوں مگر نیکی کے لیے اُن سے زیادہ مفلس کوئی نہیں ہوتا۔ دوسروں کو بھی کسی کارِ خیر کے لیے خرچ کرنے سے منع کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جہنم میں کافروں کے ساتھ جمع کر دے گا۔ دنیا میں وہ مسلمان سمجھے جاتے ہیں لیکن آخرت میں اُن کا انجام کافروں اور باغیوں کے ساتھ ہوگا۔ اُن پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعنت ہوگی اور وہ دائمی عذاب سے دوچار ہوں گے۔ آج ہماری اکثریت بھی برائی، بے حیائی اور حرام خوری کی ترغیب دینے اور شرعی پردہ، دینی شعائر پر عمل اور غلبہ دین کے لیے عملی جدوجہد سے روکنے کے جرائم میں ملوث ہے۔ گویا ہمارا کردار بھی منافقانہ ہے۔

آیات تا

گذشتہ قوموں کا طرزِ عمل اور انجام بطورِ عبرت

كَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ	(اے منافقو! تم ہو) اُن لوگوں کی طرح جو تم سے پہلے تھے
كَانُوا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً	وہ زیادہ سخت تھے تم سے قوت میں
وَكَثَرَ اَمْوَالًا وَّ اَوْلَادًا	اور زیادہ تھے مال اور اولاد میں
فَاسْتَمْتَعُوا بِخَلْقِهِمْ	تو وہ فائدہ حاصل کر چکے اپنے حصے سے

فَاسْتَنْتَعْتُمْ بَخْلَافِكُمْ	پھر تم نے فائدہ حاصل کیا اپنے حصے سے
كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلْقِهِمْ	جس طرح فائدہ حاصل کیا انہوں نے جو تم سے پہلے تھے اپنے حصے سے
وَخُضْتُمْ كَالَّذِي خَاضُوا	اور تم بھی فضول باتوں میں پڑے جس طرح وہ فضول باتوں میں پڑے تھے
اُولَٰئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ	یہی وہ لوگ ہیں ضائع ہو گئے جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں
وَاُولَٰئِكَ هُمُ الْخٰسِرُونَ ﴿٦٩﴾	اور یہی لوگ خسارہ پانے والے ہیں۔
اَلَمْ يَأْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ	کیا نہیں آئی ان کے پاس خبر ان لوگوں کی جو ان سے پہلے تھے؟
قَوْمِ نُوحٍ	قوم نوح کی
وَعَادٍ	اور عاد کی
وَتَمُوْدَ	اور ثمود کی
وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ	اور قوم ابراہیم کی
وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ	اور مدین والوں کی
وَالْمُؤْتَفِكٰتِ	اور الٹی ہوئی بستیوں کی
اَتَنْتَهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ	آئے تھے ان کے پاس ان کے رسول واضح دلائل کے

ساتھ	
پھر نہ تھا اللہ کہ ظلم کرتا اُن پر	فَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ
اور لیکن وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔	وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿٥٠﴾

ان آیات میں گزشتہ قوموں کا طرزِ عمل بطورِ عبرت پیش کیا گیا ہے۔ اس دنیا میں کئی قومیں آئیں جنہوں نے اپنے اپنے دور میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے استفادہ کیا۔ وہ مال، اولاد اور قوت میں موجودہ قوموں سے کہیں آگے تھیں۔ بد قسمتی سے اُن میں سے اکثر نے اللہ تعالیٰ کے احکام سے پہلو تہی کی اور اُن کا مذاق اڑایا۔ اس روش کی وجہ سے اُن کی نیکیاں برباد ہو گئیں اور وہ لوگ ہمیشہ ہمیش کے لیے خسارے کا سودا کر کے دنیا سے چلے گئے۔ گزشتہ اقوام میں سے قوم نوح، قوم عاد، قوم ثمود، قوم ابراہیم، قوم لوط اور قوم شعیب کی عبرتناک داستانیں قرآن حکیم میں بیان کر دی گئی ہیں۔

آیات تا

مومن مرد اور خواتین نیکی پھیلاتے اور برائی سے روکتے ہیں

اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں	وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ
وہ حکم دیتے ہیں نیکی کا	يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ
اور روکتے ہیں برائی سے	وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ
اور قائم کرتے ہیں نماز	وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ
اور ادا کرتے ہیں زکوٰۃ	وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ
اور اطاعت کرتے ہیں اللہ اور اُس کے رسول کی	وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
یہی لوگ ہیں کہ عن قریب رحم فرمائے گا اُن پر اللہ	أُولَٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ
بے شک اللہ زبردست ہے کمالِ حکمت والا۔	إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ④
وعدہ کیا ہے اللہ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے	وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
ایسے باغوں کا کہ بہتی ہیں جن کے نیچے سے نہریں	جَنَّتِ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں اُن میں	خَالِدِينَ فِيهَا
اور پاکیزہ گھروں کا بسنے والے باغات میں	وَمَسْكِنٍ طَيِّبَةٍ فِي جَنَّتِ عَدْنٍ

وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ أَكْبَرُ	اور رضامندی اللہ کی طرف سے جو سب سے بڑھ کر ہے
ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٤٠﴾	وہی ہے شان دار کامیابی۔

ان آیات میں مومن مردوں اور خواتین کو ایک دوسرے کا پشت پناہ اور مددگار قرار دیا گیا ہے۔ دونوں باہم مل کر نیکیوں کو عام کرتے، برائیوں سے روکتے، نماز قائم کرتے، زکوٰۃ ادا کرتے اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں۔ عن قریب یہ خوش نصیب اللہ تعالیٰ کی رحمت سے سرفراز ہوں گے۔ جنت میں انہیں دائمی رہنے والے پاکیزہ گھر ملیں گے اور سب سے بڑی نعمت یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا انہیں حاصل ہوگی۔ بلاشبہ یہی اصل کامیابی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اوپر بیان کیا گیا مومنانہ کردار اور اوپر ذکر کی گئی نعمتیں عطا فرمائے۔ آمین!

آیات تا

منافقین و کفار کے خلاف جہاد کا حکم

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ	اے نبی! جہاد کیجیے کافروں اور منافقوں سے
وَاعْلِظْ عَلَيْهِمْ	اور سختی کیجیے اُن پر
وَمَا لَهُمْ جَهَنَّمَ	اور اُن کا ٹھکانا جہنم ہے
وَبِئْسَ الْبَصِيرُ ﴿٤١﴾	اور وہ بری لوٹنے کی جگہ ہے۔
يَخْلِفُونَ بِاللَّهِ مَا قَالُوا	منافقین قسمیں کھاتے ہیں اللہ کی کہ انہوں نے نہیں کہی کوئی بات
وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ	حالاں کہ یقیناً انہوں نے کہی تھی کفر کی بات

وَكُفِّرُوا بَعْدَ اسْلَامِهِمْ	اور اُنہوں نے کفر کیا اپنے اسلام لانے کے بعد
وَهُمْ اَبَا لَمْ يَنَالُوا	اور اُنہوں نے ارادہ کیا اُس کا جو وہ حاصل نہیں کر سکے
وَمَا نَقَمُوا اِلَّا اَنْ اَعْزَمَهُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ	اور اُنہوں نے دشمنی نہیں کی مگر اس لیے کہ غنی کر دیا اُنہیں اللہ اور اُس کے رسول نے اپنے فضل سے
فَاِنْ يَتُوبُوا يَكْ خَيْرًا لّٰهُمْ	سو اگر وہ توبہ کر لیں تو یہ بہتر ہو گا اُن کے لیے
وَإِنْ يَتَوَلَّوْا	اور اگر وہ رُخ پھیر لیں گے
يُعَذِّبُهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ	تو عذاب دے گا اُنہیں اللہ دردناک عذاب دنیا اور آخرت میں
وَمَا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَلَا نَصِيْرٍ ﴿٤٦﴾	اور نہ ہو گا اُن کا زمین میں کوئی دوست اور نہ کوئی مددگار۔

ان آیات میں نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ منافقین و کفار کے خلاف جہاد کیجیے۔ یہاں جہاد جنگ کے معنی میں نہیں ورنہ نبی اکرم ﷺ منافقین کے خلاف جنگ کرتے۔ بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ اُن کی منافقانہ روش سے اب مزید چشم پوشی نہ برتی جائے۔ اُن کی سازشوں کو بے نقاب کر کے کھلم کھلا اُن کی مذمت کی جائے تاکہ معاشرے میں اُن کے لیے عزت و احترام باقی نہ رہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کو یہ تلقین بھی کی گئی کہ منافقین اور کفار کے خلاف سخت رویہ اختیار کریں۔ منافقین آپ ﷺ کی نرمی سے فائدہ اٹھا کر گستاخیاں کرتے ہیں اور پھر قسمیں کھا کر اس جرم کے ارتکاب کا انکار کر دیتے ہیں۔ کیا وہ دیکھتے نہیں کہ نبی ﷺ کی ہجرت سے پہلے مدینہ ایک معمولی سا قصبہ تھا۔ اب وہ تمام عرب کا دار السلطنت بن گیا ہے۔ ہر طرف سے فتوحات، غنائم اور تجارت کی برکات اس مرکزی شہر پر بارش کی طرح برسے لگی ہیں جس نے مدینہ والوں کو کتنا خوش حال بنا دیا ہے۔ منافقین کے لیے شرم کا مقام ہے کہ جس نبی ﷺ کی بدولت اُنہیں یہ نعمتیں بخشی گئی ہیں وہ اُن ہی کے خلاف سازشیں اور

گستاخیاں کر رہے ہیں۔ انہیں دھمکی دی گئی کہ اگر وہ باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ انہیں دنیا و آخرت میں شدید عذاب سے دوچار کرے گا اور کوئی ان کی مدد کے لیے نہ آ سکے گا۔

آیات تا

اللہ تعالیٰ سے وعدہ خلافی کی سزا... منافقت

وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ	اور ان میں سے وہ بھی ہیں جنہوں نے عہد کیا اللہ سے
لَئِنْ اٰتٰنَا مِنْ فَضْلِهٖ	اگر اُس نے دیا ہمیں اپنے فضل سے
لَنَصَّدَّقَنَّ	تو ہم ضرور صدقہ کریں گے
وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٤٥﴾	اور ضرور ہو جائیں گے نیک لوگوں میں سے۔
فَلَمَّا اٰتٰهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ	پھر جب دیا اللہ نے انہیں اپنے فضل میں سے
بَخِلُوْا بِهٖ	بخل کرنے لگے اُس میں
وَتَوَلَّوْا	اور پھر گئے اپنے عہد سے
وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٤٦﴾	اور وہ ہیں ہی پھرنے والے۔
فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِىْ قُلُوْبِهِمْ	تو اللہ نے سزا دی انہیں نفاق ڈال کر ان کے دلوں میں
اِلٰى يَوْمٍ يَلْقَوْنَہٗ	اُس دن تک جب وہ ملیں گے اُس سے
بِمَا اَخْلَفُوْا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ	اِس وجہ سے کہ انہوں نے خلاف کیا اللہ سے اُس کے جو
	انہوں نے وعدہ کیا تھا اُس سے

وَبِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ﴿٤٩﴾

اور اس وجہ سے کہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے۔

یہ آیات آگاہ کر رہی ہیں کہ کچھ بد نصیبوں کو بطور سزا منافق بنادیا جاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے بعض لوگ درخواست کرتے کہ ہمارے حق میں خوش حالی کی دعا کریں۔ اگر ہمارے مالی حالات اچھے ہو گئے تو ہم خوب صدقہ و خیرات کریں گے اور مکمل طور پر نیک بن جائیں گے۔ آپ ﷺ کی دعا کے نتیجے میں جب وہ خوش حال ہو جاتے تو اپنے وعدہ کی خلاف ورزی کرتے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے کتراتے۔ اب اللہ تعالیٰ بطور سزا ان کے دل میں منافقت ڈال دیتا۔ گویا اگر اللہ تعالیٰ سے وعدہ کر کے انسان اُسے پورا نہ کرے تو اللہ تعالیٰ بطور سزا اُسے منافق بنادیتا ہے۔ اجتماعی طور پر اس حقیقت کی نمایاں مثال اہل پاکستان ہیں۔ ہم نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا تھا کہ اگر پاکستان بن گیا تو ہم یہاں دین اسلام نافذ کریں گے۔ ہم نے یہ عہد و فائدہ کیا لہذا منافقانہ کردار آج ہمارے معاشرے میں نمایاں ہے۔ ایک منافق کی تمام نشانیاں یعنی جھوٹ، وعدہ خلافی، امانت میں خیانت اور لڑائی جھگڑے کے دوران تمام اخلاقی حدود پامال کرنا ہمارے مزاج کا حصہ بن چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں احساسِ ندامت اور اپنے جرائم پر بخشش مانگنے اور وطن عزیز میں اسلام کا بول بالا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات تا

منافقین کے لیے آپ ﷺ کی دعائے استغفار قبول نہ ہوگی!

کيا وہ نہیں جانتے کہ اللہ جانتا ہے اُن کے راز اور اُن کی سرگوشتیاں	اَلَمْ يَعْلَمُوا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ
اور یہ کہ اللہ خوب جاننے والا ہے تمام چھپی باتوں کا۔	وَ اَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ﴿٥٠﴾
منافقین بہتان لگاتے ہیں (ریاکاری کا) خوشی خوشی مومنوں میں سے صدقہ کرنے والوں پر	اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقَاتِ

وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ	اور اُن پر بھی جو نہیں پاتے سوائے اپنی محنت مزدوری کے
فَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ	تو یہ مذاق کرتے ہیں اُن سے
سَخِرَ اللَّهُ مِنْهُمْ	بدلہ لے گا مذاق اڑانے کا اللہ اُن سے
وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝۹	اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے۔
اسْتَغْفِرْ لَهُمْ	آپ بخشش مانگیں اُن کے لیے
أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ	یا بخشش نہ مانگیں
إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً	اگر آپ بخشش مانگیں اُن کے لیے ستر بار
فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ	تو بھی ہر گز نہ بخشے گا اللہ انہیں
ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ	اس لیے کہ انہوں نے کفر کیا اللہ اور اُس کے رسول کا
وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۝۱۰	اور اللہ ہدایت نہیں دیتا نافرمان لوگوں کو۔

۱۰

ان آیات میں منافقین کو آگاہ کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ اُن کے تمام خفیہ مشوروں، تبصروں اور سازشوں سے واقف ہے۔ تبوک کی مہم کے لیے اگر کوئی دل کھول کر عطیہ دیتا ہے تو یہ کہتے کہ یہ ریاکاری ہے۔ اگر کوئی تھوڑا دیتا تو کہتے کہ اتنے مال سے کون سی جنگی ضرورت پوری ہوگی۔ یہ تو بس لہو لگا کر شہیدوں میں نام لکھوانا ہے۔ وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے مخلص اہل ایمان کا مذاق اڑا رہے ہیں لیکن عن قریب اللہ تعالیٰ اُن کو مذاق بنادے گا۔ نبی اکرم ﷺ کو بتا دیا گیا کہ آپ ﷺ اگر ان منافقین کے لیے بار بھی اللہ تعالیٰ سے بخشش کی دعا کریں گے تو اللہ اس دعا کو قبول نہیں فرمائے گا۔ یہ عملی اعتبار سے کفر کر چکے اور اب اُن کا شمار فاسقوں یعنی اللہ تعالیٰ کے باغیوں میں ہوتا ہے۔

آیات تا

جہنم کی آگ دُنیا کی گرمی سے زیادہ شدید ہے

خوش ہوئے پیچھے چھوڑے جانے والے اپنے بیٹھ رہنے پر اللہ کے رسولؐ کے پیچھے	فِرَاحَ الْمَخْلَفُونَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلْفَ رَسُولِ اللَّهِ
اور اُنہوں نے ناپسند کیا کہ وہ جہاد کریں اپنے مال اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں	وَكَرِهُوا أَنْ يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
اور اُنہوں نے کہا (دوسروں سے) مت نکلو گرمی میں	وَقَالُوا لَا تَنْفِرُوا فِي الْحَرِّ
اے نبیؐ! فرمائیے جہنم کی آگ اس سے کہیں زیادہ گرم ہے	قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا
کاش وہ سمجھ لیتے۔	لَوْ كَانُوا يَفْقَهُونَ ①
تو انہیں چاہیے کہ ہنسیں کم	فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا
اور روئیں زیادہ	وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا
یہ بدلہ ہے اُس کا جو وہ کمایا کرتے تھے۔	جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ②

یہ آیات منافقین کی روش بے نقاب کر رہی ہیں۔ وہ گھر میں بیٹھ رہنے پر نہ صرف خوش ہو رہے ہیں بلکہ گرمی کی شدت سے ڈرا کر دوسروں کو بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلنے سے روک رہے ہیں۔ نبی کریم ﷺ سے کہا گیا کہ منافقین کو بتادیں کہ جہنم کی آگ دنیا کی گرمی سے زیادہ شدید ہے۔ اُنہوں نے گرمی سے بچنے کا علاج تو جھوٹے بہانے کر کے سوچ لیا ہے، اب ذرا سوچیں کہ جہنم کی آگ سے کیسے بچیں گے؟ ان بد نصیبوں کو چاہیے کہ وہ خوش ہونے کی بجائے اپنی بد نصیبی اور محرومی پر کثرت سے روئیں۔ عن قریب اُنہیں اُن کے کرتوتوں کا برابر ملنے والا ہے۔

آیات تا منافقین کی محرومیاں

اے نبی! پس اگر لوٹائے آپ کو اللہ کسی گروہ کی طرف ان (منافقین) میں سے	فَإِنْ رَّجَعَكَ اللَّهُ إِلَى طَائِفَةٍ مِّنْهُمْ
پھر وہ اجازت طلب کریں آپ سے جنگ میں نکلنے کی	فَاسْتَأْذِنُوكَ لِلْخُرُوجِ
تو فرمائیے اب تم ہر گز نہیں نکلو گے میرے ساتھ کبھی بھی	فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوا مَعِيَ أَبَدًا
اور ہر گز نہیں لڑو گے میرے ساتھ مل کر دشمن سے	وَلَنْ تُقَاتِلُوا مَعِيَ عَدُوًّا
بے شک تم راضی ہوئے بیٹھ رہنے پر پہلی مرتبہ	إِنَّكُمْ رَضِيتُمْ بِالْقُعُودِ أَوَّلَ مَرَّةٍ
تو بیٹھے رہو اب بھی پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ۔	فَاعْعُدُوا مَعَ الْخُلَفَاءِ ﴿٨٧﴾
اور نہ پڑھیے گا نماز جنازہ کسی پر ان میں سے جو مر جائے کبھی بھی	وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّا تَأْتِي
اور نہ کھڑے ہوئے گا اُس کی قبر پر	وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ
بے شک انہوں نے کفر کیا اللہ اور اُس کے رسول کے ساتھ	إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ
اور مرے اس حال میں کہ وہ نافرمان تھے۔	وَمَا تَوَاوَهُمْ فِيسْقُونِ ﴿٨٨﴾

ان آیات میں منافقین کے لیے دو محرومیوں کا ذکر ہے:

i. جو منافقین غزوہ تبوک میں شرکت کے لیے نہیں نکلے اُن پر پابندی لگادی گئی کہ وہ آئندہ کبھی بھی نبی اکرم ﷺ کے ہم راہ جنگ کے لیے نہیں نکل سکیں گے۔ ویسے بھی غزوہ تبوک نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کا آخری غزوہ ثابت ہوا لہذا منافقین ہمیشہ کے لیے آپ ﷺ کے ہم راہ اللہ کی راہ میں نکلنے سے محروم ہو گئے۔

ii. نبی اکرم ﷺ کو روک دیا گیا کہ اب آپ ﷺ کسی منافق کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھائیں گے اور نہ ہی اُس کی تدفین کے بعد اُس کی قبر پر کھڑے ہو کر اُس کے حق میں دُعا کریں گے۔

مرحومین کے لیے نمازِ جنازہ پڑھانا نبی اکرم ﷺ کا مسنون عمل ہے۔ اس عمل کا حکم قرآنِ حکیم میں وارد نہیں ہوا۔ البتہ منافقین کے حق میں اس عمل سے آپ ﷺ کو روکنے کا حکم قرآنِ حکیم میں وارد ہوا۔ معلوم ہوا کہ آپ ﷺ پر احکام قرآن کے علاوہ بھی نازل ہوتے تھے اور اُن ہی میں سے ایک حکم مرحومین کے لیے نمازِ جنازہ پڑھنے کا بھی ہے۔ گویا ہمارے لیے قرآن کے ساتھ ساتھ ارشاداتِ نبوی ﷺ بھی حجت ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں انکارِ حدیث کے فتنہ سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیت

منافقین کے لیے اُن کے مال اور اولاد باعثِ اذیت ہوں گے

وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاولَادُهُمْ	اور نہ متاثر کریں تمہیں اُن کے مال اور اُن کی اولاد
اِنَّكَ يَرْيِدُ اللّٰهُ اَنْ يُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا	یہی چاہتا ہے اللہ کہ عذاب دے انہیں ان کے ذریعہ دنیا میں
وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ ﴿۱۵﴾	اور نکلیں ان کی جانیں اس حال میں کہ وہ کافر ہوں۔

منافقین کی اکثریت مال دار اور صاحبِ اولاد تھی۔ مال اور اولاد کی حد سے زیادہ محبت ہی نے انہیں منافق بنادیا تھا۔ مسلمانوں کو تلقین کی گئی کہ اُن کے مال اور اولاد کی کثرت سے متاثر نہ ہوں۔ یہ اُن کے لیے نعمتیں نہیں ہیں۔ ان ہی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ انہیں دکھ اور اذیت پہنچائے گا۔ مال جمع کرنے اور اُس کی حفاظت کی فکر میں سکون اور چین سے محروم رہیں گے۔ کسی ایک بیماری یا حادثہ

ہی میں مال بہ جائے گا یا ممکن ہے کہ مال جمع کر کے ڈھیر لگاتے رہیں اور اچانک موت انہیں مال سے استفادہ سے محروم کر دے۔ اسی طرح اولاد سچی مومن بن کر ان کی خواہش کے برعکس طرزِ عمل اختیار کر کے ان کے لیے تکلیف کا باعث بنے گی۔ پھر یہ عملی اعتبار سے کفر کی حالت ہی میں موت سے دوچار ہوں گے۔

آیات تا

منافقانہ طرزِ عمل کی سزا... بے حسی و بے شرمی

وَإِذَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ أَنْ آمَنُوا بِاللَّهِ	اور جب نازل کی گئی کوئی سورۃ (جس میں حکم دیا گیا) کہ ایمان لاؤ اللہ پر
وَجَاهِدُوا مَعَ رَسُولِهِ	اور جہاد کرو اس کے رسول کے ہم راہ
اَسْتَاذِنَاكَ أَوْ لُوا الطَّوْلَ مِنْهُمْ	تو اجازت مانگتے ہیں آپ سے مال دار ان میں سے
وَقَالُوا اذْرُنَا نَكُنْ مَعَ الْقُعْدِيْنَ ۝۸۱	اور کہتے ہیں رہنے دیجیے ہمیں تاکہ ہم ہوں پیچھے بیٹھنے والوں کے ساتھ۔
رَضُوا بِأَنْ يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ	انہوں نے پسند کیا کہ ہو جائیں پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ
وَطَبَعَ عَلَى قُلُوبِهِمْ	اور مہر لگا دی گئی ان کے دلوں پر
فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝۸۲	تو وہ نہیں سمجھتے۔

۸۱
۸۲

ان آیات میں اللہ کی راہ میں نکلنے کے حوالے سے منافقانہ طرزِ عمل کا بیان ہے۔ جب کبھی بھی اللہ کی راہ میں نکلنے یا خرچ کرنے کا حکم نازل ہوتا ہے تو منافقین رخصت طلب کرتے ہیں۔ وہ خوش ہوتے ہیں کہ عورتوں کے ساتھ گھر ہی میں بیٹھے رہیں۔ حالاں

کہ یہ بڑی شرم کی بات ہے کہ اچھے خاصے تن درست، مال دار لوگ، ایمان کا دعویٰ رکھنے کے باوجود آزمائش کا وقت آنے پر میدان میں نکلنے کی بجائے گھروں میں بیٹھ جائیں۔ لیکن چوں کہ انہوں نے جان بوجھ کر اپنے لیے یہ کردار پسند کیا تھا اس لیے قانونِ فطرت کے مطابق اُن سے وہ پاکیزہ احساسات چھین لیے گئے جن کی بدولت آدمی ایسے ذلیل اطوار اختیار کرنے میں شرم محسوس کرتا ہے۔ گویا ان بد نصیبوں کے دلوں پر مہر کر دی گئی ہے اور وہ راہِ حق میں نکلنے کی ایمان افروز کیفیات و لذات کو محسوس ہی نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی محرومی اور بے حسی سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات تا

مومنانہ طرزِ عمل اور اُس کا انعام

لٰكِنَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ	لیکن رسولؐ اور جو ایمان لائے اُن کے ساتھ
جَهَدُوْا وَاِيْمُوْا لِهَيْمِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ	اُنہوں نے جہاد کیا اپنے مال اور اپنی جانوں سے
وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ	اور اُنہی کے لیے ہیں ساری بھلائیاں
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْبٰقِيُوْنَ ۝۸۸	اور وہی لوگ کامیاب ہیں۔
اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنٰتٍ	تیار کیے ہیں اللہ نے اُن کے لیے ایسے باغ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ	بہتی ہیں جن کے نیچے نہریں
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا	وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں اُن میں
ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۸۹	یہی ہے شان دار کامیابی۔

ع

ان آیات میں اللہ کی راہ میں نکلنے کے بارے میں مومنانہ طرزِ عمل کا بیان ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ اور اُن کے ساتھ اہل ایمان اللہ کی راہ میں نکلنے اور مال و جان کی بازیاں کھیلنے کے لیے بے چین ہوتے ہیں۔

جو حق کی خاطر جیتے ہیں مرنے سے کہیں ڈرتے ہیں جگر
جب وقتِ شہادت آتا ہے دل سینوں میں رقصاں ہوتے ہیں
ایسے لوگوں کے لیے بھلائیاں ہی بھلائیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت کی لازوال نعمتوں سے سرفراز فرمائے گا اور بلاشبہ یہی شاندار
کامیابی ہے۔

آیت

بلا عذر اللہ کی راہ میں نہ نکلنے والوں کا انجام

وَجَاءَ الْمُعَذِّرُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ	اور آئے بہانہ کرنے والے دیہاتیوں میں سے
لِيُؤْذَنَ لَهُمْ	تاکہ اجازت دے دی جائے انہیں
وَقَعَدَ الَّذِينَ كَذَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ	اور بیٹھ رہے وہ لوگ جنہوں نے جھوٹ بولا اللہ اور اُس کے رسول سے
سَيُصِيبُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ①	عن قریب پہنچے گا انہیں جنہوں نے کفر کیا اُن میں سے دردناک عذاب۔

اس آیت مبارکہ میں اُن منافقین کا ذکر ہے جو سفرِ تبوک پر روانگی سے پہلے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جھوٹے بہانوں کو بنیاد بنا کر رخصت طلب کرنے آئے تھے۔ اُن کے اس طرزِ عمل کو کافرانہ قرار دیا گیا اور انہیں دردناک عذاب کی وعید سنائی گئی۔ ایسا اظہارِ ایمان جس کی تہ میں اخلاص اور اطاعت کا ارادہ نہ ہو اور دینی تقاضوں کے مقابلہ میں دنیوی مفادات عزیز ہوں وہ درحقیقت کفر ہی ہے۔ اگر انہوں نے اس مجرمانہ روش سے توبہ نہ کی تو دنیا میں اس قسم کے لوگ کافرانہ بھی قرار دیے جائیں، آخرت میں ایسے لوگوں کے ساتھ معاملہ کافروں اور باغیوں والا ہی ہوگا۔

آیات تا

معذوروں اور اسباب نہ رکھنے والوں کے لیے رخصت

لَيْسَ عَلَى الضَّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضَى	نہیں ہے کم زوروں پر اور نہ مریضوں پر
وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنْفِقُونَ حَرَجٌ	اور نہ اُن پر جو نہیں پاتے جسے وہ خرچ کریں کوئی حرج
إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ	جب کہ وہ مخلص ہوں اللہ اور اُس کے رسول کے لیے
مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِنْ سَبِيلٍ	نہیں ہے نیک لوگوں پر کوئی الزام
وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٩١﴾	اور اللہ بہت بخشنے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔
وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ	اور اے نبی! نہ اُن پر (کوئی الزام ہے) کہ جب وہ حاضر ہوئے آپ کے پاس
لِتَحِيلَهُمْ	تاکہ آپ سواری دیں انہیں
قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا أَحِبُّكُمْ عَلَيْهِ	تو فرمایا آپ نے میں نہیں پاتا وہ کچھ کہ میں سوار کر لوں تمہیں جس پر
تَوَلَّوْا وَعَيْنُهُمْ تَفِيضٌ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا	وہ لوٹے اس حال میں کہ اُن کی آنکھیں بہ رہی تھیں آنسوؤں سے
إِلَّا يَجِدُوا مَا يُنْفِقُونَ ﴿٩٢﴾	اس غم میں کہ وہ نہیں پاتے اُس کو جو وہ خرچ کریں۔

ان آیات میں ایسے مخلص لوگوں کے عذر قبول کرنے کی بشارت ہے جو کسی حقیقی معذوری، بیماری یا اسباب نہ ہونے کی وجہ سے تبوک کی مہم میں شریک سفر نہ ہو سکے۔ البتہ آگاہ کر دیا گیا کہ رخصت اُسی کی قبول کی جائے گی جو حقیقی معذور یا مجبور ہونے کے ساتھ ساتھ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کا سچا وفادار بھی ہو۔ اگر وفاداری موجود نہ ہو تو کوئی شخص صرف اس لیے معاف نہیں کیا

جاسکتا کہ وہ ادائے فرض کے موقع پر بیمار یا نادار تھا۔ اللہ تعالیٰ صرف ظاہر کو نہیں دیکھتا بلکہ دل کا جائزہ بھی لیتا ہے اور انسان کے پورے طرزِ عمل کو دیکھتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک بیمار شخص نے فرض کی پکار سنی تو دل میں شکر ادا کیا کہ بڑے اچھے موقع پر میں بیمار ہو گیا ورنہ مشقت اٹھانا پڑتی۔ دوسرے بیمار شخص نے یہی پکار سنی تو افسوس کیا کہ ہائے! کیسے موقع پر مجھے بیماری نے محروم کر دیا۔ جو وقت میدان میں نکلنے کا تھا وہ بستر پر ضائع ہو رہا ہے۔ ایک بستر پر پڑا دوسروں کو بھی جانے سے روکنے کی کوشش کر رہا ہے، دوسرا برابر لوگوں کو جہاد کا جوش دلا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں یہ دو مختلف قسم کے معذور کسی طرح یکساں نہیں ہو سکتے۔ پہلا شخص اپنی معذوری کے باوجود غداری و بے وفائی کا مجرم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں معافی اگر ہے تو صرف دوسرے شخص کے لیے ہے۔ ایسے لوگوں کے لیے ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ "مدینہ میں کچھ ایسے لوگ ہیں کہ جب تم کوئی سفر کرتے ہو یا کوئی وادی عبور کرتے ہو تو وہ تمہارے ساتھ ہوتے ہیں"۔ صحابہ کرام نے پوچھا: اس کے باوجود کہ وہ مدینہ میں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اس کے باوجود کہ وہ مدینہ میں ہیں، انہیں عذر نے روکا ہے" (بخاری)۔ یہاں سے یہ حقیقت بھی سامنے آئی کہ جنگ کرنا اسی صورت میں فرض ہے جب کہ اس کے لیے درکار صلاحیت اور وسائل بھی میسر ہوں۔

آیت

بلا عذر گھر بیٹھ رہنے والوں کے لیے سزا

اِنَّمَّا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْكَ	الزمام تو بس اُن پر ہے جو اجازت مانگتے ہیں آپ سے
وَهُمْ اَغْنِيَاءُ	حالاں کہ وہ مال دار ہیں
رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ	انہوں نے پسند کیا کہ ہو جائیں پیچھے رہ جانے والوں کے

ساتھ	
اور مہر لگادی اللہ نے اُن کے دلوں پر	وَكَبَعَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ
پس وہ جانتے نہیں ہیں۔	فَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۹۳﴾

اس آیت میں اُن منافقین کی مذمت کی گئی ہے جو بغیر کسی حقیقی مجبوری کے اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلنے سے رخصت طلب کرتے ہیں۔ وہ خوش ہوتے ہیں کہ عورتوں کے ساتھ گھروں ہی میں بیٹھے رہیں۔ درحقیقت یہ بڑی شرم کی بات ہے کہ ایمان کا دعویٰ کرنے والے صحت مند اور مال دار لوگ آزمائش کا وقت آنے پر میدان میں نکلنے کی بجائے گھروں میں بیٹھ جائیں۔ البتہ جو بد نصیب ایسی حالت پر خوش ہو تو بطور سزا اللہ تعالیٰ اُس سے وہ پاکیزہ احساسات چھین لیتا ہے جن کی بدولت آدمی ایسے ذلیل اطوار اختیار کرنے میں شرم محسوس کرتا ہے۔ اُس کے دل پر مہر لگادی جاتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلنے کی ایمان افروز کیفیات و لذات کو محسوس ہی نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ ایسی بے حسی اور محرومی سے ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین!
